SAT.17.May.2025
VOLUME:20 NO:120
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 17/مئی 2025
جلد:20 شمارہ: 120
18/ذی العقدہ 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

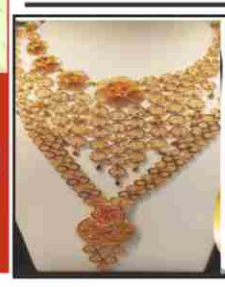

KJ
کنگن جویلرس
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

اخبار 'گجرات سماچار' کے مالک باہوبلی شاہ گرفتار

منی لانڈرنگ کے الزامات، صحت بگڑنے پر ہاسپٹل منتقل

بی جے پی حکومت کیخلاف آواز اٹھانے کی سزا' کانگریس کا ردعمل

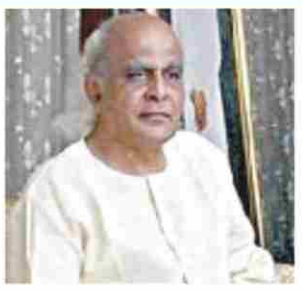

احمد آباد۔16/مئی (ایجنسیز) گجرات کے معروف روزنامہ 'گجرات سماچار' کے مالک باہوبلی شاہ کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے منی لانڈرنگ کے الزامات میں گرفتار کرلیا ہے۔ گرفتاری کے فوراً بعد ان کی طبیعت خراب ہوگئی جس کے بعد انہیں احمد آباد کے وی ایس ہاسپٹل لے جایا گیا لیکن انہوں نے نجی ہاسپٹل میں علاج کروانے کی خواہش ظاہر کی جس پر بعد میں انہیں زائیڈس ہاسپٹل منتقل کر دیا گیا۔ باہوبلی شاہ اور ان کے بھائی شریانس شاہ 'گجرات سماچار پبلی کیشنز گروپ' کے مشترکہ مالک ہیں جس کا آغاز 1932 میں ہوا تھا۔ میڈیا کے علاوہ باہوبلی شاہ 15 سے زائد کاروباری اداروں سے بھی وابستہ ہیں۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق 13 مئی کی صبح انکم ٹیکس کی ٹیم نے دونوں بھائیوں کے مختلف دفاتر اور رہائشی مقامات پر چھاپے مارے۔ بعدازاں ای ڈی کی ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی اور مختلف مقامات پر تلاشی کے بعد باہوبلی شاہ کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس کے بعد سے اس کارروائی کو لے کر سیاسی حلقوں میں بھی ہلچل دیکھی گئی ہے۔ گجرات کانگریس کے صدر اور راجیہ سبھا رکن شکت سنگھ گوہل نے شاہ کی گرفتاری پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ شاہ کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کیونکہ انہوں نے مرکز کی بی جے پی حکومت کے خلاف آواز اٹھائی۔ ایکس پر اپنے بیان میں گوہل نے کہا کہ سچ کیلئے کھڑے ہونے کی سزا دینا بی جے پی کا مزاج بن چکا ہے۔ 'گجرات سماچار' نے حال ہی میں ہند۔پاکستان کشیدگی کے معاملے پر حکومت کو آئینہ دکھایا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چند ہفتے قبل جب شاہ کے احاطوں پر چھاپے مارے گئے تھے تب ان کا خاندان والدہ اسمرتی بین کی وفات کے سوگ میں تھا۔ باہوبلی شاہ نہ صرف ایک بزرگ شہری ہیں بلکہ کئی سنگین طبی مسائل سے بھی دوچار ہیں۔ گوہل نے اس گرفتاری کو میڈیا کی آزادی پر حملہ قرار دیا اور کہا کہ تمام میڈیا 'گودی میڈیا' نہیں ہوتا جو حکومت کے کہنے پر چلے۔ اسی دوران 'گجرات سماچار' کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ (ایکس/ٹوئٹر) بھی بلاک کر دیا گیا۔ اس واقعے پر تاحال ریاستی حکومت یا ای ڈی کی جانب سے کوئی سرکاری بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ یہ گرفتاری ایسے وقت پر ہوئی ہے جب حکومت پر پہلے ہی میڈیا کی آزادی کو محدود کرنے کے الزامات لگ رہے ہیں اور اس سے ملک میں صحافت کی خودمختاری پر ایک بار پھر سوال کھڑے ہو گئے ہیں۔

کرنل صوفیہ کی توہین کا معاملہ: مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے وجے شاہ کے خلاف ایف آئی آر کو 'حکومت کی سنگین دھوکہ دہی' قرار دیا

بھوپال: مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے بی جے پی حکومت کے قبائلی امور کے وزیر وجے شاہ کے خلاف ایف آئی آر کو حکومت کی جانب سے سنگین دھوکہ دہی قرار دیتے ہوئے پولیس کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف وزیر شاہ کے قابل اعتراض بیان پر عدالت کے حکم پر ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ جمعرات کو عدالت نے کہا کہ ایف آئی آر میں قانونی بنیادیں کمزور اور تفصیلات ناکافی ہیں، جو اس کے منسوخ ہونے کی گنجائش پیدا کرتی ہیں۔ ہائی کورٹ کی جسٹس اتل شری دھرن اور جسٹس انورادھا شکلا کی دو رکنی بنچ نے کہا کہ یہ ایف آئی آر اس انداز میں درج کی گئی ہے کہ اگر اسے عدالت میں چیلنج کیا جائے تو اسے آسانی سے منسوخ کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس میں مخصوص جرائم کے ضروری حقائق اور تفصیل شامل نہیں۔ عدالت نے کہا کہ یہ حکومت کی طرف سے ایک سنگین دھوکہ دہی ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ وہ اس مرحلے پر یہ طے نہیں کر رہی کہ اس ناقص عمل کا اصل ذمہ دار پولیس میں کون ہے لیکن آنے والی سماعتوں میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عدالت نے پولیس کی نیت اور شفافیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر معاملے کی مناسب نگرانی نہ کی گئی تو انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے۔ عدالت نے اس بات پر زور دیا کہ وہ تفتیشی ایجنسی کی آزادی میں مداخلت نہیں کرے گی، تاہم یہ یقینی بنائے گی کہ تفتیش کسی سیاسی دباؤ یا بیرونی اثر سے آزاد ہو کر منصفانہ انداز میں انجام پائے۔ عدالت نے کہا کہ موجودہ حالات میں نگرانی ضروری ہے تاکہ قانون کے مطابق کارروائی ہو۔ وزیر شاہ نے ایف آئی آر کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا ہے اور جمعہ کو ان کی عرضی پر سماعت متوقع ہے۔ ہائی کورٹ نے وزیر شاہ کے متنازع بیانات پر از خود نوٹس لیا تھا اور ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا تھا۔ وزیر وجے شاہ نے ایک عوامی جلسے میں ہندوستانی فوج کی خاتون افسر کرنل صوفیہ قریشی کو دہشت گردوں کی بہن ✻ قرار دے کر تنازع کھڑا کر دیا تھا۔ کرنل صوفیہ قریشی ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ کے ساتھ 'آپریشن سندور' کے سلسلے میں ہندوستانی مسلح افواج کی پریس بریفنگز میں شامل تھیں، جن میں وزارت خارجہ کے سکریٹری وکرم مسری بھی موجود ہوتے تھے۔ وزیر کے خلاف بی این ایس کی دفعات 152، 196(1)(بی) اور 197(1)(سی) کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جو ریاستی سالمیت، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن عامہ کے خلاف بیانات سے متعلق ہیں۔ ہائی کورٹ نے اس مقدمے کی اگلی سماعت کے لیے 16 جون کی تاریخ مقرر کی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ معاملے کی نگرانی جاری رکھی جائے گی تاکہ انصاف یقینی بنایا جاسکے۔

ہندوستانی تجارتی طبقہ نے ترکیہ اور آذربائیجان کے خلاف اٹھایا سخت قدم

کاروبار مکمل طور پر بند کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی: ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں آج تجارتی طبقہ نے ترکیہ اور آذربائیجان کے خلاف ایک سخت قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ ملک بھر کے کاروباریوں نے ترکی اور آذربائیجان کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کرتے ہوئے کسی بھی طرح کے تجارتی رشتہ کو ایک طرح سے ختم کر دیا۔ راجدھانی دہلی میں کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرس کی جانب سے منعقد قومی تجارتی سمیلن میں ملک بھر سے آئے 125 سے زائد اعلیٰ تجارتی لیڈران نے اتفاق رائے سے یہ عزم لیا کہ ہندوستان کا کاروباری طبقہ ترکیہ اور آذربائیجان کے ساتھ ہر طرح کے کاروباری اور تجارتی روابط کا مکمل بائیکاٹ کرے گا، جس میں سفر اور سیاحت بھی شامل ہے۔ اس میٹنگ میں ترکیہ اور آذربائیجان سے متعلق کچھ اہم فیصلے کیے گئے۔ ہندوستان کے کاروباری ترکیہ اور آذربائیجان کی مصنوعات کا ملک گیر بائیکاٹ کرتے ہوئے اب ترکیہ اور آذربائیجان سے درآمدگی و برآمدگی بھی بند کریں گے۔ ہندوستانی ایکسپورٹرس، امپورٹرس اور تجارتی نمائندہ وفود کو ان ممالک کی کمپنیوں یا اداروں کے ساتھ کسی بھی طرح کی کاروباری شراکت داری سے روکا جائے گا۔ ٹریول ایجنسیوں اور ایونٹ پلانرس سے بھی گزارش کی جائے گی کہ وہ ترکیہ اور آذربائیجان کو سیاحت و کمرشیل منزل کی شکل میں مشتہر نہ کریں۔ وزارت برائے کاروبار و صنعت اور وزارت خارجہ کو ایک عرضداشت سونپنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس میں ان ممالک کے ساتھ سبھی کاروباری رشتوں کا پالیسی سطح پر جائزہ لینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ملک بھر کے کاروباریوں نے ہندوستانی فلم صنعت سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ترکیہ اور آذربائیجان میں کسی بھی طرح کی فلم کی شوٹنگ نہ کریں، اور اگر کوئی فلم وہاں شوٹ ہوتی ہے تو دنیائے کاروبار اور عوام ایسی فلموں کا بائیکاٹ کریں۔ میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ لیا گیا کہ کوئی بھی کارپوریٹ ہاؤس ترکیہ اور آذربائیجان میں اپنی مصنوعات کے پروموشن کی شوٹنگ نہیں کرے گا۔ اس میٹنگ میں ملک بھر کی 24 ریاستوں سے آئے نمائندگان نے حصہ لیا اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ اتحاد ظاہر کرتے ہوئے ان سبھی طاقتوں کی سختی سے مخالفت کرنے کا عزم لیا، جو ہندوستان کے خلاف کھڑی ہیں۔ یہ قرارداد ترکیہ اور آذربائیجان کی طرف سے حال ہی میں پاکستان کے لیے کھلی حمایت کے بعد پاس کیا گیا ہے۔ چونکہ ہندوستان اس وقت ایک حساس اور سنگین قومی سیکورٹی بحران سے گزر رہا ہے، اس لیے کاروباری طبقہ کے ذریعہ اٹھائے گئے قدم کو اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ کاروباری طبقہ کا ماننا ہے کہ ترکیہ اور آذربائیجان نے ہندوستان کے ساتھ ایک طرح کا دھوکہ کیا ہے۔

گورکھپور چڑیا گھر میں برڈ فلو سے ببر شیر کی موت، ایک ماہ میں 5 ہلاکتوں سے دہشت، سبھی چڑیا گھر میں الرٹ جاری

گورکھپور: اتر پردیش کے گورکھپور چڑیا گھر میں ایک ماہ کے اندر 5 مویشیوں کی موت ہو چکی ہے۔ سنگین حالت میں ببر شیر پٹودی کو کانپور چڑیا گھر علاج کے لیے بھیجا گیا تھا، جہاں جمعرات کے روز اس نے آخری سانس لی۔ گورکھپور چڑیا گھر میں لگاتار ہو رہی مویشیوں کی موت سے افراتفری پیدا ہوگئی ہے۔ چڑیا گھر انتظامیہ اس معاملے میں پہلے غیر سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی، لیکن ایک باگھن کی موت کے بعد جب اس کی رپورٹ میں برڈ فلو کی تصدیق ہوئی تو انتظامیہ کے ہوش اڑ گئے۔ چڑیا گھر انتظامیہ نے جب جانچ شروع کی تو پتہ چلا کہ چڑیا گھر احاطہ میں 4 مردہ کوے ملے تھے، جنھیں ملازمین نے بغیر بتائے ہی پھینک دیا۔ یہ پتہ چلتے ہی انتظامیہ فعال ہوگئی۔ اس درمیان گورکھپور میں باگھن شکتی میں ایچ 5 ایوین انفلوئنزا وائرس یعنی برڈ فلو کی تصدیق ہوگئی، اور پھر اتر پردیش کے سبھی چڑیا گھر میں الرٹ جاری کر دیا گیا۔ گورکھپور کے ساتھ ساتھ لکھنؤ، کانپور چڑیا گھر اور ایٹاوا لائن سفاری کو 7 دن کے لیے بند بھی کر دیا گیا ہے۔ باگھن شکتی میں برڈ فلو کی تصدیق کے بعد گورکھپور چڑیا گھر کو 14 سے 20 مئی تک ناظرین کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ چڑیا گھر سے خصوصی علاج کے لیے کانپور چڑیا گھر بھیجے گئے ببر شیر پٹودی کی بھی جمعرات کو علاج کے دوران موت ہوگئی۔ گورکھپور چڑیا گھر میں بدھ کو 13 سیمپل جانچ کے لیے بھوپال واقع تجربہ گاہ بھیجے گئے ہیں۔ دیر شام آئی رپورٹ میں ببر شیر پٹودی کو ایچ 5 این 1 (ایوین انفلوئنزا) پازیٹو بتایا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایسفور انفوکام کے مالک گوپال رائے کو گورکھپور چڑیا گھر میں مٹن، چکن سے لے کر پھل اور سبزی کا ٹنڈر دیا گیا ہے۔ چڑیا گھر میں مویشی کے معالج ڈاکٹر یوگیش پرتاپ سنگھ کا کہنا ہے کہ چڑیا گھر میں مٹن، چکن، پھل اور سبزی پہنچانے والے ٹھیکیدار سے فہرست مانگی گئی ہے کہ کس دکان سے یہ سب سامان لاتے ہیں، جس کے بعد سے ان دکانوں پر فروخت ہونے والے مٹن، چکن اور دیگر گوشت کی جانچ ہوگی، پھر ان کی دکانوں کو سینیٹائز بھی کیا جائے گا۔ احتیاطاً اتر پردیش کے سبھی چڑیا گھر کو 7 دنوں کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ گورکھپور چڑیا گھر میں کام کرنے والے ملازمین کی بھی سیمپل لے کر جانچ شروع کر دی گئی ہے۔ چڑیا گھر کو سینیٹائز بھی کیا گیا ہے اور سبھی مویشی و پرندوں پر خاص نظر رکھی جا رہی ہے۔

'آپریشن سندور' دہشت گردی کے ماتھے پر کھینچی گئی سرخ لکیر ہے، بھُج ایئر بیس سے راجناتھ سنگھ کا خطاب

بھُج (گجرات): وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے بھُج ایئر بیس پر ہندوستانی فضائیہ کے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 'آپریشن سندور' دہشت گردی کے خلاف ہماری عزم و ہمت کی علامت ہے اور یہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ اب تک ہوا وہ صرف ایک ٹریلر تھا، مکمل فلم تو ابھی باقی ہے اور جب وقت آئے گا، دنیا کو وہ بھی دکھائی جائے گی۔ راجناتھ سنگھ نے 'آپریشن سندور' میں کامیابی پر مسلح افواج کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ وہ سندور ہے جو نہ صرف شجاعت بلکہ عزم کی علامت ہے۔ ان کے مطابق یہ سرخ لکیر اب دہشت گردی کے ماتھے پر کھینچ دی گئی ہے۔ انہوں نے ہندوستانی عوام کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سکیورٹی فورسز کا ساتھ دیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے دہشت گردی کے خلاف وہی راستہ اختیار کیا ہے جو بھگوان شری رام نے اختیار کیا تھا۔ جس طرح شری رام نے زمین کو راکشسوں سے پاک کرنے کا عہد کیا تھا، اسی طرح ہم نے بھی دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرنے کا عزم کیا ہے۔ پاکستان کو واضح پیغام دیتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ ہندوستانی فضائیہ نے سرحد پار دہشت گردی کے ڈھانچوں کو مؤثر طریقے سے نشانہ بنایا ہے لیکن اب پاکستان ان تباہ شدہ ڈھانچوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اپنی عوام سے حاصل شدہ ٹیکس کو دہشت گرد تنظیموں جیسے جیش محمد کے سربراہ مسعود اظہر پر خرچ کر رہا ہے، جسے اقوام متحدہ دہشت گرد قرار دے چکی ہے۔ راجناتھ سنگھ نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان کو دی جانے والی مالی امداد پر از سر نو غور کرے کیونکہ ان کے خیال میں پاکستان اس امداد کا بڑا حصہ دہشت گردی کے ڈھانچوں کو مضبوط کرنے میں صرف کرے گا۔ مزید کہا گیا کہ جیسے ہندوستان میں کسی مشتبہ شخص کو 'گڈ بیہیویئر پروبیشن' پر رکھا جاتا ہے، اسی طرح موجودہ جنگ بندی کے دوران پاکستان کو بھی پروبیشن پر رکھا گیا ہے۔ اگر اس کا رویہ مثبت رہا تو ٹھیک، بصورت دیگر اسے سخت سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے حال ہی میں واضح طور پر کہا ہے کہ دہشت گردی پر حملہ اب 'نیو نارمل' ہے اور اگر کوئی ملک ہندوستان کی خودمختاری کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا، تو اسے سخت جواب دیا جائے گا۔ آخر میں انہوں نے جوانوں کے ساتھ 'بھارت ماتا کی جے' کے نعرے بھی لگائے اور ان کے جذبے کو سلام پیش کیا۔

ہانگ کانگ اور سنگاپور میں پھر تیزی سے بڑھ رہے کورونا کے معاملے، نئی لہر کے اندیشہ سے لوگوں میں خوف

2020 سے 2022 تک پوری دنیا میں قہر بن کر ٹوٹنے والا کورونا وائرس پینڈیمک کی جگہ اینڈیمک میں بدل گیا ہے۔ اب ایسا ممکن نظر نہیں آرہا کہ یہ دنیا سے پوری طرح ختم ہو پائے گا۔ دیگر انفیکشن کی طرح لوگوں کو کورونا کے ساتھ جینے کی عادت ڈالنی ہوگی۔ جو لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ اب کورونا ختم ہو چکا ہے، ان کے لیے یہ ایک الارمنگ سچویشن ہے کہ ہانگ کانگ سے لے کر سنگاپور تک کورونا کی ایک نئی لہر پھیلتی معلوم پڑ رہی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے مقابلے مئی میں کورونا کے سب سے زیادہ معاملے سامنے آئے ہیں۔ مریض اسپتالوں میں داخل ہو رہے ہیں اور ان کی موت بھی ہو رہی ہے۔ ہانگ کانگ میں ہی گزشتہ ویکینڈ 3 مئی کو کورونا انفیکشن سے 31 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ ہانگ کانگ اور سنگاپور میں ایڈوائزری جاری کر دی گئی ہے اور لوگوں کو کووڈ گائیڈ لائنس پر عمل کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ ظاہر ہے یہ کورونا کی نئی لہر کا اندیشہ پیدا کر رہا ہے، جس سے لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ کورونا نے دنیا میں ایک بار پھر دبے پاؤں پیر پسارنا شروع کر دیا ہے۔ ایشیا میں کورونا وائرس کے اثرات دھیرے دھیرے بڑھنے لگے ہیں۔ ہانگ کانگ سے لے کر سنگاپور تک میں کورونا کے نئے معاملوں نے دہشت پیدا کر دی ہے۔ طبی افسران فکرمند ہو رہے ہیں اور عوام کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایات بھی جاری کی جا رہی ہیں۔ کورونا کے بڑھتے معاملوں کو دیکھ کر سنگاپور میں بھی ہائی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سنگاپور کی وزارت صحت نے سال بھر میں پہلی بار کورونا کے معاملوں پر اپڈیٹ جاری کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مئی ماہ میں کورونا کے معاملے 28 فیصد تک بڑھے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کے مقابلے اس ہفتہ کورونا کے 14200 نئے معاملے سامنے آئے ہیں۔ اسپتال میں داخل ہونے والے کورونا مریضوں میں بھی 30 فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے۔

کرنل صوفیہ قریشی سے متعلق متنازعہ بیان دینے والے وجے شاہ کے دفاع میں کھڑیں سینئر ایڈووکیٹ وبھا دتہ کون ہیں؟

نئی دہلی: 'آپریشن سندور' کے بعد کرنل صوفیہ قریشی کی چہار جانب تعریفیں ہو رہی ہیں۔ سیاسی لیڈران بھی ان کی بہادری پر عش عش کر رہے ہیں۔ اس درمیان مدھیہ پردیش حکومت میں وزیر وجے شاہ نے 'آپریشن سندور' کے لیے فوج کی تعریف کرتے کرتے کرنل صوفیہ قریشی سے متعلق انتہائی شرمناک اور متنازعہ بیان دے دیا، جس پر پورے ملک میں ہنگامہ برپا ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں جہاں ان کی برخاستگی کا مطالبہ کر رہی ہیں،

عدالت میں حیران کن واقعہ: ریپ کے مجرم اور متاثرہ خاتون کا پھولوں کے ذریعے محبت کا اظہار

نئی دہلی۔ 16 مئی (ایجنسیز) جمعرات کو بھارتی سپریم کورٹ میں ایک ایسا منظر دیکھنے کو ملا جس نے نہ صرف عدالت بلکہ وہاں موجود افراد کو بھی حیران اور جذباتی کر دیا۔ ایک ریپ کیس کی سماعت کے دوران متاثرہ خاتون اور مجرم نے عدالت کے روبرو ایک دوسرے کو پھول پیش کیے اور شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی، جس پر عدالت نے غیر معمولی فیصلہ سناتے ہوئے مجرم کی سزا عارضی طور پر معطل کر دی۔ یہ واقعہ جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ کے سامنے پیش آیا۔ دونوں فریقین نے عدالت کو مطلع کیا کہ وہ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ عدالت نے لنچ بریک کے دوران دونوں سے نجی ملاقات کی، جس میں شادی پر رضامندی کے بعد بنچ نے مجرم کی سزا کو فی الحال معطل کر دیا۔ عدالت نے کہا: ہمیں امید ہے کہ شادی جلد از جلد ہو جائے گی۔ اس وقت تک سزا معطل رہے گی۔ شادی کی تاریخ اور دیگر تفصیلات دونوں کے والدین باہمی رضامندی سے طے کریں گے۔ ''عدالت کی ہدایت پر مجرم نے کھچا کھچ بھرے کورٹ روم میں متاثرہ خاتون کو شادی کے لیے پھولوں کے ساتھ پرپوز کیا، اور اس جذباتی لمحے پر عدالت میں موجود تمام افراد نے تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔ مجرم پر الزام تھا کہ اس نے 2016 سے 2021 کے درمیان متاثرہ خاتون کو شادی کا جھوٹا وعدہ کر کے متعدد بار ریپ کیا۔ دونوں کی ملاقات فیس بک پر ہوئی تھی، اور خاتون دراصل مجرم کی بہن کی دوست تھی۔ وقت کے ساتھ ان کے درمیان قریبی تعلقات قائم ہوئے، اور کئی مرتبہ جنسی تعلق بھی ہوا۔ تاہم، بعد میں مجرم نے کہا کہ اس کی ماں اس رشتے کے لیے راضی نہیں۔ ایف آئی آر کے مطابق، دونوں کی ملاقات فیس بک پر ہوئی اور وہ آہستہ آہستہ ایک جسمانی تعلق میں بندھ گئے۔ مرد مسلسل شادی کا وعدہ کرتا رہا، لیکن بعد میں اس نے اپنی والدہ کی مخالفت کا بہانہ بنا کر شادی سے انکار کر دیا۔ جب متاثرہ نے پولیس سے رجوع کیا تو مقدمہ چلا اور 5 ستمبر 2023 کو ٹرائل کورٹ نے اسے آئی پی سی کی دفعہ 376(2)(N) کے تحت 10 سال قید اور دفعہ 417 کے تحت 2 سال قید کی سزا سنائی۔ مدعا علیہ نے مدراس ہائی کورٹ میں اپیل کی، لیکن وہاں سے کوئی ریلیف نہ ملنے پر سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت میں متاثرہ کی نمائندگی وکیل نکھل جین نے کی۔ سپریم کورٹ نے 6 مئی 2025 کے حکم کے تحت مجرم کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی تھی۔ عدالت نے واضح کیا کہ اسے اب دوبارہ جیل بھیجا جائے گا اور متعلقہ سیشن کورٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا، جہاں سے مناسب حالات میں ضمانت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کیس کی اگلی سماعت 25 جولائی 2025 کو مقرر کی گئی ہے۔

مختار انصاری کے بیٹے کو راحت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کو اتر پردیش گینگسٹر ایکٹ کیس میں رکن اسمبلی عباس انصاری کو اہم رعایت دی ہے۔ عدالت نے ان کی ضمانت کی شرائط میں نرمی کرتے ہوئے انہیں مؤانتخابی حلقے کا دورہ کرنے کی اجازت دی لیکن شرط یہ رکھی کہ وہ غازی پور میں اپنے گھر پر ہی قیام کریں گے اور سیاسی بیانات نہیں دیں گے۔

غزہ میں اسرائیلی بمباری سے 120 سے زائد جان بحق کینسر اسپتال تباہ، انسانی بحران سنگین

غزہ: گزشتہ دو راتوں میں اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں غزہ میں کم از کم 120 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں بڑی تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ یہ حملے خاص طور پر جنوبی شہر خان یونس میں شدید تھے، جہاں ناصر اسپتال کے مطابق 54 افراد ہلاک ہوئے۔ حملوں کے دوران غزہ کا واحد کینسر اسپتال، یورپی اسپتال، بھی نشانہ بنا، جس کے نتیجے میں وہ مکمل طور پر غیر فعال ہو گیا۔ اسرائیلی فوج کا دعویٰ ہے کہ اسپتال کے نیچے حماس کا کمانڈ سینٹر موجود تھا، تاہم اسپتال کے ڈائریکٹر نے بتایا کہ بمباری سے اسپتال کی عمارت، پانی کی فراہمی اور دیگر بنیادی سہولیات شدید متاثر ہوئیں، جس کے باعث 200 مریضوں کو منتقل کرنا پڑا۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ 7 اکتوبر 2023 کو شروع ہوئی تھی، جب حماس کے حملوں میں 1,200 اسرائیلی ہلاک اور 251 یرغمال بنائے گئے۔ اس کے بعد اسرائیل کی جانب سے جاری فوجی کارروائیوں میں اب تک 53,000 سے زائد فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ غزہ میں انسانی بحران شدت اختیار کر چکا ہے۔ تین ماہ سے جاری اسرائیلی محاصرے کے باعث خوراک، پانی اور ادویات کی شدید قلت ہے، اور عالمی ادارہ صحت نے قحط کے خطرے کی وارننگ دی ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی نگرانی کے بغیر امداد کی تقسیم کا منصوبہ پیش کیا ہے، جسے امدادی تنظیموں اور خلیجی ممالک نے تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مشرق وسطیٰ کے دورے کے دوران غزہ کو 'فریڈم زون' میں تبدیل کرنے کی تجویز پیش کی ہے، جس کا مقصد غزہ کے 3.2 ملین باشندوں کی پڑوسی پیمانے پر نقل مکانی ہے۔ حماس نے اس تجویز کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے غزہ کو ناقابل تقسیم فلسطینی سرزمین قرار دیا ہے۔ موجودہ صورتحال میں بین الاقوامی برادری کی جانب سے فوری جنگ بندی اور انسانی امداد کی فراہمی کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے، تاہم اسرائیل نے حماس کے تمام یرغمالیوں کی رہائی تک جنگ جاری رکھنے کا عندیہ دیا ہے۔

ایک رات میں 84 ارب ڈالر کا منافع! صرف 10 ارب پتی افراد نے کمائی کے ریکارڈ توڑ دیے

لندن۔16 مئی (ایجنسیز) چین اور امریکہ کے درمیان حالیہ تجارتی معاہدے نے عالمی معیشت میں مثبت لہر دوڑائی، جس کا براہِ راست اثر اسٹاک مارکیٹ اور دنیا کے بڑے سرمایہ داروں کی دولت پر پڑا۔ "بلومبرگ بلینیئرز انڈیکس" کے مطابق صرف ایک رات میں دس ارب پتی افراد کی مشترکہ دولت میں 7.83 ارب ڈالر سے زائد کا اضافہ ہوا، جسے معاشی ماہرین ایک تاریخی واقعہ قرار دے رہے ہیں۔ اس فہرست میں سب سے زیادہ منافع "میٹا" کے مارک زکربرگ نے کمایا جن کی دولت میں 1.16 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جب کہ ایلون مسک اور جیف بیزوس بالترتیب 5.14 اور 3.14 ارب ڈالر کے اضافے کے ساتھ ان کے قریب پہنچ گئے۔ زیادہ تر فائدہ ٹیکنالوجی کمپنیوں سے وابستہ افراد کو ہوا، جن میں "ڈیل"، "انویڈیا"، "اوریکل" اور "الفابیٹ" کے ارب پتی شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تین ارب پتی ایسے بھی تھے جن کا تعلق ٹیک سیکٹر سے نہیں تھا: فرانس کے برنارڈ آرنو (1.7 ارب ڈالر اضافہ)، بھارت کے مکیش امبانی (42.4 ارب) اور گوتم اڈانی (31.5 ارب) نے بھی غیر معمولی منافع حاصل کیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان حالیہ صلح اور علاقائی استحکام نے بھی جنوبی ایشیائی مارکیٹس پر مثبت اثر ڈالا ہے۔

کے۔آر۔ایم۔مہیلا کالج ناندیڑ
قریب مہاویر چوک ملٹی پرپز ہائی سکول کے پیچھے وزیر آباد ناندیڑ
(لڑکیوں کے لیے مخصوص مشہور و معروف ادارہ)
لڑکیوں کی تعلیمی ترقی میں کئی دہائیوں سے معاون شہر ناندیڑ کا مشہور و معروف ادارہ جو شہر کے مرکزی علاقہ میں قائم ہے۔
کے۔آر۔ایم مہیلا کالج میں B.A (بی اے) B.COM (بی۔کام) اور BSC (بی۔ایس۔سی) میں داخلے جاری ہیں۔
تمام ہی سرپرستوں سے التماس ہے کہ اپنی لڑکیوں کو (کے۔آر۔ایم مہیلا کالج میں داخلہ دلوا کر ماہر پروفیسرس کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔
چلو مہیلا کالج چلتے ہیں
داخلے جاری ہیں۔ جلدی کیجئے
خصوصیات: ماہر و تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں خالص لڑکیوں کی تعلیم کا شہر ناندیڑ کا واحد مرکز ❁ ہوم سائنس بحیثیت اختیاری مضمون اردو زبان (دوم) اور اختیاری مضمون لینے کی سہولت ❁ NCC کی تربیت کا مرکز ❁ صاف ستھرا ماحول اور کھیل کود کا میدان ❁ MPSC اور UPSC کی مفت بنیادی تربیتی کلاسیس ❁ Spoken English مفت سہولت ❁ طالبات کی تربیت کے لیے ادبی سیمینار اور مختلف ثقافتی مقابلے ❁ لڑکیوں کے لیے مہندی ڈیزائن، سلائی و بنائی کڑھائی کی تربیتی کلاسیس ❁ آج میں داخلہ دلوا کر لڑکیوں کے مستقبل کو روشن کریں۔

مزید تفصیلات کے لئے رابطہ قائم کریں
پروفیسر شیخ ہما کوثر
صدر شعبہ اردو، کے۔آر

روزنامہ ورقِ تازہ 2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
17.May.2025

کائنات کی وسعتوں میں جلوہ خدا: "اللہ اکبر" ایک کائناتی صدا

ازقلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین

1۔ انسانی تجسس اور کائناتی اسرار: روح کا سوال اور آسمان کا راز: انسانی شعور کا آغاز ہی حیرت اور تجسس سے عبارت ہے۔ بچپن میں جب پہلی بار نظر آسمان پر پڑتی ہے، تو ٹمٹماتے ستارے اور چاند کی چاندنی ایک انوکھی دنیا کا دروازہ کھولتی ہے۔ یہ تجسس عمر کے ساتھ بڑھتا ہے، اور انسان اپنے گرد و پیش کے اسرار، زمین کی گہرائیوں، اور آسمان کی بلندیوں کو جاننے کی پیاس محسوس کرتا ہے۔ رات کے آسمان پر بکھری کہکشائیں، اجرامِ فلکی کی پراسرار گردش، اور شہاب ثاقب کی لمحاتی روشنی نے ہزاروں سالوں سے شاعروں، فلسفیوں اور سائنسدانوں کو یکساں طور پر متاثر کیا ہے۔ یہ آسمانی منظر نامہ محض بصری تجربہ نہیں، بلکہ یہ انسان کو اس وسیع پس منظر کا ادراک دلاتا ہے جس میں اس کا ننھا سا وجود سانس لے رہا ہے۔ صدیوں تک، کائنات کا علم ہماری آنکھوں کی بینائی اور چند ابتدائی آلات تک محدود رہا۔

لیکن گزشتہ چند صدیوں، خصوصاً آخری چند دہائیوں میں، سائنسی علم اور ٹیکنالوجی نے برق رفتاری سے ترقی کی ہے۔ گیلیلیو کی پہلی دوربین سے لے کر ہبل، جیمز ویب اور دیگر خلائی رصدگاہوں تک، انسان نے کائنات کے حجابوں کو ایک ایک کر کے ہٹانا شروع کیا ہے۔ اس سائنسی سفر نے ہمیں ایک ایسی کائنات سے متعارف کروایا ہے جس کی وسعت، عظمت، اور پیچیدگی ہمارے ابتدائی تصورات سے کہیں زیادہ عظیم اور حیران کن ہے۔ یہ سائنسی مشاہدات، جو بظاہر مادے اور توانائی کے قوانین کی خالص مادی کھوج معلوم ہوتے ہیں، درحقیقت ایک ایسے مافوق الفطرت سوال کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جو انسانی شعور کی گہرائیوں میں پنپتا ہے: اس سب کے پیچھے کون ہے؟ اس عظیم الشان نظام کا خالق کون ہے؟

جتنا زیادہ ہم کائنات کو سمجھتے ہیں، اتنا ہی ہمیں اپنی محدودیت کا احساس ہوتا ہے۔ ہر نئی دریافت ایک نیا راز کھولتی ہے اور ایک نیا سوال سامنے کھڑا کر دیتی ہے۔ سائنس ہمیں "کیسے" کے بارے میں بتاتی ہے، لیکن "کیوں" اور "کس نے" جیسے بنیادی سوالات کی طرف اشارہ ہی کر سکتی ہے۔ یہیں پر، کائنات کی بے پناہ وسعت اور اپنے وجود کی حقیر سی حیثیت کے سامنے کھڑے ہو کر، انسانی دل سے بے اختیار وہ ابدی صدا بلند ہوتی ہے جو کائنات کے سب سے بڑے سچ کا اعلان ہے: "اللہ اکبر" اللہ سب سے بڑا ہے۔

یہ کلمہ، جو ہر مسلمان کی زبان پر جاری رہتا ہے، اذانوں کی گونج بنتا ہے، اور نمازوں میں دہرایا جاتا ہے، محض چند الفاظ کا مجموعہ یا ایک مذہبی نعرہ نہیں ہے۔ یہ خالق کائنات کی مطلق برتری، بے مثال عظمت، اور ہر شے پر اس کے کامل اور نافذ کنٹرول کا اعلان ہے۔ یہ تسلیم ہے کہ اس کائنات کی وسعتیں کتنی ہی کیوں نہ ہوں، اس کا نظام کتنا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہو، اور اس کے راز کتنے ہی گہرے کیوں نہ ہوں، ان سب کا خالق، مالک اور مدبر ایک ہی ہستی ہے جو ان سب سے ماورا اور عظیم تر ہے۔ یہ مضمون کائنات کی وسعتوں، اس کے حیران کن نظم و ضبط، اسے تھامے رکھنے والی قوتوں، اور اس کے آغاز و انجام پر ہونے والی جدید سائنسی دریافتوں کی روشنی میں اسی حقیقت کو واضح کرنے کی ایک کاوش ہے کہ یہ تمام مشاہدات درحقیقت "اللہ اکبر" کی صداقت، گہرائی، اور کائناتی معنویت کا زندہ ثبوت ہیں۔ یہ ایک سفر ہے سائنس سے معرفت الٰہی تک کا۔

2۔ کائناتی پیمانے: زمین سے ماوراء※ ایک لامتناہی سفر: ہمارا کائناتی سفر ہمیشہ اس ننھے سیارے، زمین سے شروع ہوتا ہے۔ یہ سبز اور نیلا گولا، جو ہماری تمام تر زندگی، تاریخ، اور تمدن کا مرکز ہے، کائنات کے عظیم سمندر میں ایک ننھے سے کنکر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ زمین اپنے نظام شمسی کا ایک سیارہ ہے، جو سورج کے گرد گردش کرتا ہے۔ ہمارا سورج، جو زمین سے حجم میں 13 لاکھ گنا بڑا ہے، ستاروں کے جم غفیر میں ایک اوسط حجم اور چمک کا حامل ستارہ ہے۔ کائنات میں ایسے ستارے موجود ہیں جو سورج سے ہزاروں گنا بڑے اور لاکھوں گنا زیادہ روشن ہیں۔ ان کے مقابلے میں ہمارا سورج ایسا ہے جیسے سمندر میں ریت کا ایک ذرہ۔ یہ ستارے، جو پلازما (گیسوں کی ایک انتہائی گرم حالت) کے عظیم کرّے ہیں، اپنی کشش ثقل کے تحت قائم ہیں اور ان کے اندر ہونے والے ایٹمی تعاملات سے توانائی خارج ہوتی ہے۔ ان کی عمریں اربوں سال پر محیط ہو سکتی ہیں، لیکن سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ وہ بھی فانی ہیں اور بالآخر اپنی زندگی کا اختتام کریں گے، یا تو ایک پرتشدد سپرنووا دھماکے میں یا خاموشی سے ٹھنڈے ہوتے ہوئے سفید بونے (White Dwarf) میں۔

یہ ستارے شاذ و نادر ہی تنہا پائے جاتے ہیں۔ اربوں، کھربوں ستارے کشش ثقل کے زیر اثر اکٹھے ہو کر کہکشاؤں (Galaxies) کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ ہماری اپنی کہکشاں، جس کا نام "کہکشاں وے" (Milky Way) ہے، ایک خوبصورت چکردار کہکشاں ہے جس میں اندازاً 100 ارب سے 400 ارب ستارے شامل ہیں۔ کہکشاں وے کا قطر تقریباً ایک لاکھ نوری سال ہے۔ نوری سال ایک حیران کن پیمانہ ہے۔ یہ وہ فاصلہ ہے جو روشنی، جو کائنات کی تیز ترین چیز ہے اور ایک سیکنڈ میں 300,000 کلومیٹر کا سفر کرتی ہے، ایک پورے سال میں طے کرتی ہے۔ تصور کیجیے: ایک لاکھ سال تک اس بے پناہ رفتار سے سفر کرنے پر جو فاصلہ بنتا ہے، وہ ہماری کہکشاں کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک کا فاصلہ ہے۔ اور ہم اس وسعت میں محض ایک ذرہ ہیں۔

لیکن کائنات صرف ایک کہکشاں تک محدود نہیں۔ ہبل اور جیمز ویب جیسی خلائی دوربینوں نے ہمیں کائنات کے ان گنت حصوں میں جھانکنے کا موقع دیا ہے اور ہمیں دکھایا ہے کہ کہکشائیں بھی تنہا نہیں ہیں بلکہ کشش ثقل کے زیر اثر بڑے بڑے گروہوں (Clusters) اور جھرمٹوں کی صورت میں پائی جاتی ہیں۔ ان کہکشائی کلسٹرز میں سینکڑوں، ہزاروں، اور بعض اوقات لاکھوں کہکشائیں شامل ہو سکتی ہیں۔ ہمارا اپنا ملکی وے، اینڈرومیڈا کہکشاں (Andromeda Galaxy) اور تقریباً 50 دیگر چھوٹی کہکشاؤں کے ساتھ مل کر "لوکل گروپ" (Local Group) نامی ایک نسبتاً چھوٹے کلسٹر کا حصہ ہے۔

اور یہ کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی۔ یہ کلسٹرز مزید بڑے ڈھانچوں میں منظم ہوتے ہیں جنہیں سپر کلسٹرز (Superclusters) کہا جاتا ہے۔ ہمارا لوکل گروپ لانیا کیہ 'Laniakea' نامی ایک بہت بڑے سپر کلسٹر کا حصہ ہے، جس کا تخمینہ قطر 520 ملین نوری سال ہے اور جس میں اندازاً ایک لاکھ کہکشائیں شامل ہیں۔ یہ سپر کلسٹرز کائنات کے بڑے پیمانے کے ڈھانچے (Large-Scale Structure) کا حصہ ہیں جو ایک وسیع، جال نما شکل اختیار کیے ہوئے ہیں جسے "کاسمک ویب" (Cosmic Web) کہتے ہیں۔ یہ ویب کہکشاؤں کے گھنے جھرمٹوں (nodes)، انہیں ملانے والے دھاگوں (filaments)، اور درمیان میں وسیع و عریض خالی جگہوں (voids) پر مشتمل ہے۔ یہ ساخت بتاتی ہے کہ کائنات بے ترتیب نہیں، بلکہ ایک حیران کن اور پیچیدہ نظم و ضبط کے تحت ترتیب دی گئی ہے۔ ماہرین فلکیات نے اس کاسمک ویب میں اس سے بھی بڑی ساختیں دریافت کی ہیں، جیسے ہرکیولیز کورونا بوریالس گریٹ وال 'Hercules–Corona Borealis Great Wall' جس کی لمبائی کا اندازہ 10 ارب نوری سال سے زیادہ ہے۔ یہ اعداد و شمار، یہ پیمانے، انسانی ذہن کے لیے محض ناقابل فہم ہیں۔ 10 ارب نوری سال کا فاصلہ کیا معنی رکھتا ہے جب ہم اپنی ہتھیلی پر موجود فاصلے کو آسانی سے ناپ سکتے ہیں؟

ہماری تمام تر سائنسی ترقی اور آلات کی طاقت کے باوجود، ہم صرف "قابل مشاہدہ کائنات" (Observable Universe) کے ایک حصے کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ وہ دائرہ ہے جہاں سے روشنی بگ بینگ کے آغاز سے اب تک ہم تک پہنچ سکی ہے، اور اس کا تخمینہ قطر 93 ارب نوری سال ہے۔ 93 ارب نوری سال! یہ وہ حد ہے جہاں ہماری بصارت (آلات کے ذریعے) ختم ہو جاتی ہے۔ اور سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ یہ صرف وہ حصہ ہو سکتا ہے جسے ہم دیکھ پاتے ہیں۔ حقیقی کائنات اس سے کہیں زیادہ بڑی، شاید لامحدود بھی ہو سکتی ہے، جس کے بارے میں ہمارا علم ابھی صفر ہے۔

یہ کائنات کی بے پناہ، لامتناہی محسوس ہونے والی وسعت، اس کے پیمانے جو انسانی فہم کو چیلنج کرتے ہیں، اور انسانی علم و رسائی کی یہ حدود ہمیں اپنی حقیقی حیثیت کا احساس دلاتی ہیں۔ ہم اس وسیع و عریض سلطنت میں ایک ننھے سے نقطے سے بھی کم تر ہیں۔ یہ ادراک، یہ عاجزی، ہمیں اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم ایک ایسی ہستی کی مخلوق ہیں جس کا اقتدار اس تمام وسعت پر حاوی ہے۔ وہ ذات جس نے عدم سے اس کائنات کو وجود بخشا، وہ اس کے ایک ایک ذرے، ایک ایک کونے، اور اس کی ہر حد سے واقف ہے۔ اسی کی سلطنت ہر جگہ قائم ہے۔ انسان اور جن اپنی تمام تر ترقی اور طاقت کے باوجود اس کی مقرر کردہ حدود سے باہر نہیں نکل سکتے۔ یہ سائنسی مشاہدات چیخ چیخ کر ایک ہی حقیقت کا اعلان کرتے ہیں: "اللہ اکبر"۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اس وسعت سے، اس کے پیمانوں سے، ہمارے تصورات سے کہیں زیادہ بڑا۔ یہ کلمہ اس وقت ایک سادہ فقرہ نہیں رہتا، بلکہ کائنات کے وسعت کدے میں گونجتی ہوئی ایک ابدی حقیقت بن جاتا ہے۔

3۔ نظمِ کائنات اور خالقِ یزداں کی کارفرما قوتیں: کائنات محض بکھرے ہوئے اجرام فلکی کا ایک مجموعہ نہیں۔ یہ ایک انتہائی منظم، دقیق، اور پیچیدہ نظام ہے۔ سیارے اپنے ستاروں کے گرد متعین مداروں میں گھومتے ہیں، ستارے کہکشاؤں کے مراکز کے گرد اربوں سال کا چکر لگاتے ہیں، کہکشائیں کلسٹرز اور سپر کلسٹرز میں بندھی ہوئی ہیں، اور کاسمک ویب ایک حیران کن پیٹرن میں پھیلا ہوا ہے۔ اس نظم و ضبط، اس ترتیب اور اس توازن کے پیچھے کیا طاقت کارفرما ہے؟ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ کائنات کا یہ سارا ڈھانچہ اور اس کی حرکات چار بنیادی قوتوں کے مرہون منت ہیں: مضبوط نیوکلیائی قوت (ایٹم کے مرکزے کو باندھ کر رکھتی ہے)، کمزور نیوکلیائی قوت (تابکاری میں کردار ادا کرتی ہے)، برقی مقناطیسی قوت (ایٹم بناتی ہے اور روشنی کی وجہ ہے)، اور کششِ ثقل (اجرام فلکی کو ایک دوسرے سے کھینچتی ہے)۔ بڑے پیمانے پر، جیسے ستاروں، کہکشاؤں، اور کلسٹرز کی سطح پر، کششِ ثقل سب سے زیادہ حاوی قوت ہے، اور یہی کائنات کے بڑے ڈھانچوں کی تشکیل اور بقا کی ذمہ دار ہے۔

تاہم، جدید فلکیات کے دقیق مشاہدات نے ایک گہرا اور پراسرار سوال کھڑا کیا ہے۔ کہکشاؤں کی گردشی رفتار کو جب صرف نظر آنے والے مادے (ستارے، گیس، دھول) کی کششِ ثقل سے موازنہ کیا گیا، تو یہ معلوم ہوا کہ کہکشائیں بہت تیزی سے گھوم رہی ہیں اور انہیں کششِ ثقل کے اثر سے کب کا بکھر جانا چاہیے تھا۔ اسی طرح، کہکشائی کلسٹرز میں کہکشاؤں کی رفتار اور کلسٹر کے مجموعی ماس کا حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ جتنا مادہ نظر آ رہا ہے، وہ کلسٹر کو ایک ساتھ رکھنے کے لیے ناکافی ہے۔ اس "گمشدہ ماس" کے معمے کو حل کرنے کے لیے سائنسدانوں نے ایک "غیر مرئی" مادے کے وجود کا اندازہ لگایا جسے "تاریک مادہ" (Dark Matter) کہا جاتا ہے۔ تاریک مادہ روشنی یا کسی بھی برقناطیسی تابکاری سے براہ راست تعامل نہیں کرتا، اس لیے ہم اسے دیکھ نہیں سکتے، چھو نہیں سکتے، یا کسی معمول کے آلے سے محسوس نہیں کر سکتے۔ اس کا وجود صرف اس کی کششِ ثقل کے اثرات سے جانا جاتا ہے جو نظر آنے والے مادے اور روشنی پر پڑتے ہیں۔ سائنسی شواہد (جیسے کہکشاؤں کی گردشی منحنی، کہکشائی کلسٹرز میں کششِ ثقل کا لینسنگ، اور کاسمک مائیکروویو بیک گراؤنڈ کا تجزیہ) نہایت قوی طور پر یہ بتاتے ہیں کہ کائنات کے کل "مادہ-توانائی" بجٹ میں سے نظر آنے والا مادہ (ستارے، سیارے، گیس) صرف 5 فیصد ہے۔ تقریباً 27 فیصد تاریک مادہ پر مشتمل ہے، اور حیرت انگیز طور پر، تقریباً 68 فیصد ایک اور پراسرار وجود، "تاریک توانائی" پر مشتمل ہے۔

تاریک توانائی (Dark Energy) کا تصور بیسویں صدی کے اواخر میں اس حیران کن مشاہدے کے بعد سامنے آیا کہ کائنات صرف پھیل ہی نہیں رہی، بلکہ اس کے پھیلاؤ کی رفتار تیز ہو رہی ہے۔ یہ توقعات کے بالکل برعکس تھا، کیونکہ کششِ ثقل کو تو پھیلاؤ کو آہستہ کرنا چاہیے تھا۔ اس تیز رفتار توسیع کی توجیہ کے لیے سائنسدانوں نے ایک ایسی قوت یا توانائی کا تصور پیش کیا جو کششِ ثقل کے برعکس کام کرتی ہے اور اجرام فلکی کو ایک دوسرے سے دور دھکیلتی ہے۔ یہ تاریک توانائی ہے۔ پس، سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ کائنات کا تقریباً 95 فیصد ایک ایسے وجود پر مشتمل ہے جس کی اصل ماہیت اور وجہ ہمارے علم سے باہر ہے۔ یہ تاریک مادہ اور تاریک توانائی ہی وہ ان دیکھے معمار اور قوتیں ہیں جو کائنات کے ڈھانچے کو تشکیل دے رہے ہیں، اسے بکھرنے سے بچا رہے ہیں، اور اس کے پھیلاؤ کی رفتار کو متعین کر رہے ہیں۔ ماہرین فلکیات ان کے وجود کو ان کے اثرات کی بنیاد پر تسلیم کرتے ہیں، مگر ان کی اصل حقیقت جاننے سے قاصر ہیں۔ یہ سائنسی تحقیق کی انتہا پر ایک گہرا اعتراف عاجزی ہے، جہاں سائنس کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حقیقت ہمارے تجرباتی فریم ورک سے کہیں زیادہ وسیع اور پراسرار ہے۔ یہاں اہم سوال پیدا ہوتا ہے: یہ پراسرار قوتیں کس کے حکم پر کارفرما ہیں؟ تاریک مادہ کو وہ کششِ ثقل کس نے عطا کی؟ تاریک توانائی کو وہ دافعانہ خصوصیت کس نے دی؟ کون ہے جو ان ان دیکھے، طاقتور، اور کائنات پر حاوی وجود کو کنٹرول کرتا ہے؟ سائنس ان قوتوں کے افعال کی پیمائش کر سکتی ہے اور ان کے رویے کے قوانین وضع کر سکتی ہے، لیکن ان قوتوں کی بنیاد، ان کا منبع، اور اس سارے نظام کا مقصد سائنس کی تجرباتی رسائی سے باہر ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں الہامی تعلیمات، خصوصاً اسلام، پکار پکار کر ایک حقیقت کا اعلان کرتی ہیں۔ قرآن مجید واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ یہ تمام کائنات، اس کی وسعتیں، اس کا نظم، اور اس میں کارفرما تمام قوتیں ایک ہی خالق کی تخلیق ہیں، اور وہی اسے تھامے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ فاطر میں ارشاد فرماتا ہے:

"بے شک اللہ نے آسمانوں اور زمین کو تھام رکھا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں، اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھام سکے۔ بے شک وہ بڑا بردبار، بڑا بخشنے والا ہے۔" (سورۃ فاطر: 41)

یہ آیت کریمہ کائنات کے قیام اور بقا کا راز نہایت وضاحت سے بیان کرتی ہے۔ آسمانوں (جو کائنات کی وسعتوں کی نمائندگی کرتے ہیں) اور زمین کا اپنے مقام پر قائم رہنا اللہ کے "تھامنے" (یُمسِک) کی وجہ سے ہے۔ سائنس جن قوتوں کو کششِ ثقل، تاریک مادہ، اور تاریک توانائی کہتی ہے، وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی اس صفت "یُمسِک" کے عملی مظاہر اور قوانین ہو سکتے ہیں جن کے ذریعے وہ کائنات کو تھامے ہوئے ہے۔ یہ قوتیں اس کے اذن اور حکم کے تابع ہیں۔ اللہ کا ایک اسم "القیوم" ہے، جس کا مطلب ہے وہ ذات جو خود قائم ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والی ہے۔ کائنات کا وجود، اس کا نظم، اور اس کا بقا اسی صفت "القیوم" کا مظہر ہے۔ وہی ہے جو اس تمام عظیم نظام کو لمحہ بہ لمحہ تھامے ہوئے ہے، اسے بکھرنے اور فنا ہونے سے بچائے ہوئے ہے، اور اس کے قوانین کو نافذ کیے ہوئے ہے۔ تاریک مادہ اور تاریک توانائی کا پراسرار وجود، جو کائنات کا غالب حصہ ہیں مگر ہمارے حواس اور آلات کی گرفت سے باہر ہیں، اللہ کے "الباطن" (پوشیدہ) ہونے کی ایک جھلک دکھاتے ہیں، جبکہ ان کے کائنات پر نافذ اثرات اس کے "الظاہر" (ظاہر) ہونے کی دلیل ہیں۔ "اللہ اکبر" کا مفہوم یہاں مزید گہرا ہوتا ہے: وہ ذات جو ان تمام بنیادی، پراسرار، اور کائناتی قوتوں سے بھی بالا و برتر ہے جو کائنات کا نظام چلا رہی ہیں۔ اس کی قدرت ہمارے سائنسی تصورات سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ (جاری.....)

4۔ کلم؟ امر اور تکوینِ کائنات: نُعم؟ کن فیکون کی بازگشت: کائنات صرف ایک موجود نظام ہی نہیں، بلکہ اس کا ایک آغاز بھی ہے۔ بگ بینگ (The Big Bang theory)، جو فلکیات میں سب سے زیادہ مقبول اور شواہد سے تائید شدہ نظریہ ہے، بتاتا ہے کہ کائنات تقریباً 13.8 ارب سال پہلے ایک انتہائی گرم، کثیف، اور غیر معمولی نقطہ (Singularity) سے شروع ہوئی۔ اس نقطے پر ہمارے معلوم طبیعی قوانین ٹوٹ جاتے ہیں اور سائنس کی رسائی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نظریہ ایک ایسے آغاز کی طرف واضح اشارہ ہے جو ہمیشہ سے موجود نہیں تھا۔ جو چیز ہمیشہ سے موجود نہ ہو، اسے وجود میں لانے والی کوئی ایسی ہستی ہونی چاہیے جو خود ہمیشہ سے ہو اور اس وقت و مکان (Spacetime) سے ماورا ہو جس کا آغاز بگ بینگ سے ہوا ہے۔

یہاں قرآن مجید کا وہ ابدی فرمان گونجتا ہے جو اللہ کی تخلیق کی بے مثال طاقت اور آسانی کو بیان کرتا ہے:

ترجمہ: "بے شک ہمارا فرمان کسی چیز کے لیے جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں تو یہی ہوتا ہے کہ ہم اسے کہیں ہو جا، بس وہ ہو جاتی ہے۔" (النحل: 40)

یہ "کن فیکون" کی طاقت اس ذات کی ہے جو وقت، مکان، مادے یا توانائی کی محتاج نہیں۔ کائنات کا آغاز بگ بینگ کے سائنسی ماڈل میں نظر آنے والے "سنگولیریٹی" نامی نقطے پر ہوا، لیکن اس نقطے سے پہلے کیا تھا؟ سائنس خاموش ہے۔ وہ نقطہ بذات خود ہمارے طبیعی قوانین کی حدود سے باہر ہے۔ یہیں پر "کن فیکون" کی طاقت جلوہ گر ہوتی ہے۔ وہ ذات جس نے عدم سے کائنات کو وجود بخشا، جس نے وقت اور مکان کو تخلیق کیا، وہی اللہ اکبر ہے۔

کائنات میں صرف قوانین کا ہونا کافی نہیں۔ ان قوانین کی بنیادیں اور طبیعی مستقلات (Physical Constants) جن پر یہ کائنات قائم ہے، زندگی اور پیچیدگی کے لیے نہایت موزوں ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کششِ ثقل کی قوت ذرا سی مختلف ہوتی، تو ستارے یا تو بنتے ہی نہیں یا بہت تیزی سے بجھ جاتے؛ اگر ایٹمی قوتیں مختلف ہوتیں تو وہ عناصر (جیسے کاربن اور آکسیجن) وجود میں نہ آتے جو زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ پروٹون اور نیوٹرون کے ماس کا معمولی فرق، کائنات میں ہائیڈروجن اور ہیلیئم کی مقدار، اور کائنات کے پھیلاؤ کی رفتار- یہ سب اتنی باریک بینی سے Fine-tuned ہیں کہ اگر ان میں معمولی سا بھی فرق ہوتا، تو یہ کائنات اس طرح وجود میں نہ آ سکتی تھی جیسا کہ یہ آج ہے۔ کائنات کے اس "فائن ٹیوننگ" (Fine-tuning) کے پہلو نے سائنسدانوں کو بھی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ کیا یہ محض اندھا اتفاق ہے؟ یا اس کے پیچھے کوئی عظیم دانشمندی اور منصوبہ بندی کارفرما ہے؟ سائنس اس سوال کا براہ راست جواب نہیں دے سکتی۔

لیکن ایمان کہتا ہے کہ یہ "الحکیم" (سب سے زیادہ حکمت والا) اور "الخالق" (تخلیق کرنے والا) کی کارسازی ہے۔ قوانین فطرت دراصل اللہ کے حکم اور حکمت کا اظہار ہیں۔ ان قوانین کی نغمگی میں اس کی قدرت بولتی ہے۔ یہ فائن ٹیوننگ اس کے علم محیط اور بے مثال تدبیر کا ثبوت ہے۔ وہ ذات جو "الاول" (سب سے پہلے) ہے، جس سے پہلے کچھ نہیں تھا، اور جو "الآخر" (سب سے آخر میں) ہے، جس کے بعد کچھ نہیں رہے گا۔ کائنات کا آغاز اور اس کا ممکنہ انجام (جیسے بگ کرنچ یا بگ فریز کے نظریات) سب اس کی قدرت اور ارادے کے تابع ہیں۔ یہ کائنات، جو فانی ہے اور ایک آغاز رکھتی ہے، اس ذات کی محتاج ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اس کی ذات، اس کی صفات، اس کا ارادہ- یہ سب اس کائنات سے کہیں بالا، کہیں عظیم تر ہیں۔ یہاں پھر "اللہ اکبر" کی صدا بلند ہوتی ہے۔ وہ ذات جو صرف موجودات میں سب سے بڑی نہیں، بلکہ جو کائنات کے وجود، اس کے آغاز، اس کے ہر قانون، اور اس کی ہر باریک بینی کی بنیاد ہے۔

5۔ کائنات کی سرحدیں اور انسانی حدود کی عاجزی: کائنات کی بے پناہ وسعتیں، اس کے پراسرار مادے اور توانائی، اس کے قوانین کی گہرائی، اور اس کا نامعلوم بیشتر حصہ واضح طور پر انسانی علم اور فہم کی حدود کو نمایاں کرتا ہے۔ ہم نے بلاشبہ حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ہم چاند پر قدم رکھ چکے ہیں، مریخ پر روبوٹ بھیج چکے ہیں، بلیک ہولز کی پہلی تصویریں لے چکے ہیں، اور اربوں نوری سال دور کی کہکشاؤں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اس دائرہ کار کے اندر ہے جو ہمارے لیے قابل رسائی بنایا گیا ہے۔ ہماری تحقیق، ہمارے آلات، اور ہمارے نظریات اسی کائنات کے اندر کام کرتے ہیں جس کے قوانین اللہ نے بنائے ہیں۔

سورہ الرحمٰن کی آیات 33-34 اسی انسانی محدودیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو جدید سائنسی مشاہدات کے تناظر میں مزید بامعنی اور پرشکوہ ہو جاتی ہیں:

ترجمہ: "اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، تم جہاں نکل کر جاؤ گے، وہاں اسی کی سلطنت پاؤ گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟" (سورۃ الرحمٰن: 33-34)

"قطار السماوات والارض" کا مطلب ہے آسمانوں اور زمین کے کنارے، انتہائیں، یا حدود۔ یہ چیلنج بظاہر لامحدود لگنے والی کائنات میں بھی اللہ کی مقرر کردہ حدود کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ سائنس نے جو قابل مشاہدہ کائنات" کی حد بندی کی ہے، وہ ان "اقطار" کا ہی ایک سائنسی مفہوم ہو سکتا ہے۔ یہ آیات کہہ رہی ہیں کہ تم اپنی ذاتی طاقت، علم، یا ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر ان حدود کو توڑ کر اللہ کی سلطنت سے باہر نہیں جا سکتے۔ کائنات کا ہر گوشہ، چاہے وہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو، اللہ کی بادشاہی ہے۔ اور سب سے اہم جملہ: "لَا تَنفُذُونَ اِلَّا بِسُلطٰنٍ" "تم نفوذ (penetration)، یعنی ان حدود سے پار جا نہیں سکتے مگر بِسُلطٰنٍ" کے ذریعے۔ یہاں "بِسُلطٰنٍ" کا معنی اختیار، طاقت، اذن، دلیل، یا غلبہ ہے۔ قرآنی سیاق و سباق میں یہ واضح طور پر اللہ کے اختیار، اس کے اذن، یا اس کے عطا کردہ علم اور طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری خلائی تحقیق، دور دراز سیاروں پر اترنا، یا کائنات کے گہرے مشاہدات، یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ قوانین فطرت اور اس کے عطا کردہ علم و صلاحیتوں کے تحت ہی ممکن ہے۔ ہم اس نظام کے اندر رہتے ہوئے، اس کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق کام کر رہے ہیں، ان کی حدود کو توڑ کر اس سے باہر نہیں جا رہے۔ ہماری تمام تر سائنسی اور تکنیکی ترقی اسی "سلطان" کی مرہون منت ہے جو اللہ نے ہمیں بخشا ہے۔ یہ آیت ایک طرف مخلوق کی فطری بے بسی اور خالق پر اس کے انحصار کو انتہائی بلیغ انداز میں واضح کرتی ہے، دوسری طرف اللہ کی مطلق بادشاہی کا اعلان ہے کہ پوری کائنات، اس کی معلوم اور نامعلوم وسعتیں، اس کے مکمل اور غیر متزلزل کنٹرول میں ہیں۔ اس آیت کا چیلنج دراصل اللہ کی قدرت کی ایک ایسی نشانی ہے جسے جھٹلانا ممکن نہیں۔ یہ ایک بار پھر "اللہ اکبر" کے مفہوم کو قوی کرتا ہے کہ اس کی سلطنت، اس کا اختیار، ہر حد، ہر سرحد، اور ہمارے ہر تصور سے بالا ہے۔ وہ "اکبر" ہے، اتنا بڑا کہ کائنات کی وسعتیں بھی اس کی عظمت کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔

6۔ کائناتی ترنم، قلبی آہنگ اور عظمت الٰہی کا اعلان: جدید سائنس، جب کائنات کی گہرائیوں میں جھانکتی ہے اور اس کے اسرار سے روبرو ہوتی ہے، تو وہ بالآخر ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتی ہے جہاں اسے اپنی حدود کا ادراک ہوتا ہے۔ ڈارک میٹر اور ڈارک انرجی کی ناقابل فہم نوعیت، کائنات کا آغاز جس کی وضاحت ہمارے طبیعی قوانین نہیں کر سکتے، قوانین فطرت کا حیران کن فائن ٹیوننگ، اور کائنات کے حتمی مقدر جیسے سوالات سائنس کی تجرباتی اور نظریاتی رسائی سے باہر نکل جاتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سائنسی عاجزی جنم لیتی ہے۔ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم کائنات کے بارے میں بہت کچھ نہیں جانتے، اور شاید کبھی مکمل طور پر جان بھی نہ سکیں۔ تاریخ کے بہت سے عظیم سائنسدانوں نے اس کائناتی نظم، اسرار، اور عظمت کے سامنے گہری حیرت اور عاجزی کا اظہار کیا ہے۔ کارل سیگن، مشہور ماہر فلکیات اور مفسر، نے کہا تھا کہ "کہیں نہ کہیں، کوئی نہایت حیرت انگیز چیز دریافت ہونے کی منتظر ہے۔" یہ "حیرت انگیز چیز" کیا ہے جو مادی کائنات کے مشاہدے سے پرے ہے؟ آرتھر ایڈنگٹن، ایک اور ممتاز ماہر فلکیات، کے الفاظ میں، "کائنات نہ صرف ہماری سوچ سے زیادہ عجیب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے جتنا ہم سوچ بھی سکتے ہیں۔" یہ عجیب پن اور اسرار ہی ہمیں اس حقیقت کی طرف لے جاتا ہے کہ اس مادی کائنات کے پیچھے ایک غیر مادی، مافوق الفطرت حقیقت موجود ہے۔ اسٹیفن ہاکنگ، جو عموماً مادی کائنات کے قوانین پر مرکوز رہے، نے بھی اپنی مشہور کتاب "اے بریف ہسٹری آف ٹائم" میں سوال اٹھایا: "کائناتی قوانین میں زندگی کی چنگاری کس نے پھونکی؟" یعنی وہ اولین قوت کیا تھی جس نے اس عظیم نظام کو حرکت دی اور اس میں زندگی کے لیے موزوں قوانین وضع کیے؟ یہ سوال گویا "کن فیکون" کی ابدی گونج کا سائنسی اعتراف ہے۔ البرٹ آئن سٹائن، بیسویں صدی کے سب سے بڑے ماہر طبیعیات، نے کائنات میں موجود نظم و ضبط اور خوبصورتی کو دیکھ کر کہا تھا کہ "جتنا میں سائنس کا مطالعہ کرتا ہوں، اتنا ہی خدا پر میرا یقین بڑھتا ہے۔" وہ اس نظم میں ایک عظیم تر عقل اور منصوبہ بندی کا ثبوت دیکھتے تھے۔ جارج لومیٹر، جو بگ بینگ نظریے کے بانیوں میں سے تھے اور ایک کیتھولک پادری بھی تھے، نے بجا طور پر کہا کہ "مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں، دونوں سچائی ہی کی تلاش میں ہیں۔" سائنس مادی حقیقت کو جانتی ہے، مذہب حتمی حقیقت کو۔

یہ تمام سائنسدان، اپنے اپنے انداز اور فکری پس منظر میں، کائنات کے مشاہدے سے پیدا ہونے والی حیرت اور عاجزی کا اظہار کر رہے تھے۔ وہ ایک ایسی حقیقت کا ادراک کر رہے تھے جو معلوم قوانین سے بالا اور گہری تھی۔ یہی وہ ادراک ہے جو ایک مومن کو کائنات کی وسعتوں اور اس کے اسرار کے سامنے کھڑے ہو کر "اللہ اکبر" کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ سائنسی شہادتیں اس حقیقت کو تقویت دیتی ہیں کہ یہ وسیع و عریض، منظم، دقیق، اور پراسرار کائنات کسی اندھے اتفاق کی پیداوار نہیں، بلکہ ایک برتر، دانشم

3
روزنامہ ورق تازہ
قومی۔بین الاقوامی
दैनिक वरक-ए-ताजा
17.May.2025

پنجرے میں بند روایتی سوچ

معزالرحمان، ناندیڑ

کہتے ہیں ایک بڑے سے پنجرے میں پانچ بندروں کو ڈالا گیا۔ پنجرے میں ایک سیڑھی نصب تھی جس کے اوپر کیلے لٹک رہے تھے۔ بیٹھے بیٹھے ایک بندر کی نظر کیلوں پر پڑی جیسے ہی اسے کیلے نظر آئے اس نے اچھل کود شروع کردی کچھ دیر میں اسے سمجھ میں آ گیا کہ سیڑھی کے ذریعہ اوپر چڑھ کر کیلے حاصل کئے جاسکتے ہیں، جیسے ہی بندر نے سیڑھی پر قدم جمائے اچانک پنجرے میں ٹھنڈے پانی کی بوچھار ہونے لگی۔ اب جب بھی کوئی بندر سیڑھی پر چڑھنے کی کوشش کرتا، تمام بندروں پر ٹھنڈے پانی کی تیز بوچھاڑ کی جاتی۔ بندروں کو یقین ہوگیا کے سیڑھی پر قدم جمانے سے ٹھنڈے پانی کی سزا ملتی ہے، اس لئے جب بھی کوئی بندر سیڑھی کے قریب جاتا دوسرے بندر اس کو سیڑھی چڑھنے سے روکتے، اور مارنے لگتے، تاکہ پانی کی سزا سے بچ سکیں۔ کچھ عرصے بعد پانی پھینکنا بند کردیا گیا، مگر بندروں کا رویہ جوں کا توں رہا۔ اب بھی اگر کوئی بندر سیڑھی چڑھنے کی کوشش کرتا تو باقی بندر اسے مارنے لگتے، حالانکہ انہیں اب سزا نہیں دی جارہی تھی۔

پھر ایک نیا تجربہ کیا گیا ایک پرانے بندر کو نکال کر ایک نیا بندر ڈالا گیا، نیا بندر کیلے حاصل کرنے کیلئے سیڑھی کے قریب گیا باقی چار بندروں نے اسے مارنا شروع کردیا، نئے بندر کو سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ اسے کیوں مارا جارہا ہے؟ یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کے نئے بندر کو معلوم ہوگیا کہ "سیڑھی چڑھنا منع ہے" اب ایک اور پرانے بندر کو نکال کر اسکی جگہ نیا بندر لایا گیا، نیا بندر جیسے ہی سیڑھی کے قریب گیا باقی سب بندر اسے مارنے لگے سب سے مزے کی بات تو یہ تھی کہ پہلا نیا بندر جس نے ٹھنڈے پانی کی سزا کا تجربہ بھی نہیں کیا تھا وہ بھی مارنے میں پیش پیش تھا۔ اب ایک ایک کر کے پرانے بندروں کو نکالا گیا اور ان کی جگہ نئے بندر لائے گئے۔ نئے بندر جب کیلے لینے کی کوشش کرتے، تو باقی بندر انہیں مارنے لگتے۔ آہستہ آہستہ نئے بندر بھی سیکھ گئے کہ سیڑھی چڑھنا "منع" ہے، حالانکہ انہوں نے کبھی پانی کی سزا نہیں دیکھی تھی۔ آخر کار پنجرے میں پانچ ایسے بندر رہ گئے جن میں سے کسی نے بھی سزا کا تجربہ نہیں کیا تھا، مگر وہ سب اسی روایت پر عمل پیرا تھے، اور سب کا ماننا تھا کہ ہم نے "ایسا ہی ہوتے دیکھا ہے۔" یہ کہانی صرف بندروں کی نہیں، ہمارے معاشرے، اداروں اور تنظیموں اور تحریکوں کی بھی ہے۔ ہم بہت سے ایسے اصول اور رویے اپنائے بیٹھے ہیں جن کی نہ وجہ سمجھتے ہیں، نہ ان پر سوال اٹھاتے ہیں۔ یہ کہانی ہمیں سکھاتی ہیکہ ہم اندھی تقلید کے بجائے چیزوں کو باریک بینی سے دیکھنا سیکھیں۔ کئی بار ہم صرف اس لیے کسی عمل کو دہراتے ہیں کہ "ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے"، چاہے وہ غلط ہو یا بے فائدہ۔ دوسری بات اس کہانی سے یہ سمجھ آتی ہیکہ ہم تبدیلی سے ڈرتے ہیں، جو شخص پرانے نظام سے ہٹ کر کچھ نیا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسے روکا یا دبایا جاتا ہے، جیسے نئے بندر کو مارا جاتا تھا۔ تیسری بات سوال نا کرنے کی عادت، ہم یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ کوئی قاعدہ کیوں بنایا گیا؟ اس کا مقصد کیا تھا؟؟ اور آج بھی وہ قابلِ عمل ہے یا نہیں؟؟؟۔ اس طرح پرانی نسل سے سیکھے گئے غیر ضروری رویے نئی نسل تک بغیر سوال کیے منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ صرف تنظیمی مسئلہ نہیں، سماجی مسئلہ بھی ہے: اگر ہم غور کریں تو یہی رویے ہمارے سماج میں بھی پائے جاتے ہیں۔ بچے والدین کی مرضی کے بغیر خواب نہیں دیکھ سکتے، نوجوان اساتذہ سے سوال نہیں کر سکتے، ملازمین باس کی رائے کو چیلنج نہیں کر سکتے، اور غریب امیر کی ناانصافیوں کو چپ چاپ سہتے ہیں۔ یہ سب کچھ محض اتفاق نہیں، بلکہ ایک گہری ثقافتی ساخت کا حصہ ہے، جس کی وضاحت معروف سماجی ماہر گریٹ ہافسٹیڈ [Hofstede Geert] نے اپنی تحقیق میں کی ہے۔

گریٹ ہافسٹیڈ کے مطابق ہندوستان ایک ہائی پاور ڈسٹنس سوسائٹی ہے یعنی ایک ایسا سماج جس میں طاقتور اور اونچے عہدوں پر فائز افراد کو بغیر سوال کیے مانا جاتا ہے، اداروں میں بالادستی والے طبقے کی بات کو حتمی سمجھا جاتا ہے اور نیچے کے درجے کے لوگ اپنے سے اوپر والوں کو چیلنج کرنے سے کتراتے ہیں۔ یہاں ※ □ ذات پات اور سماجی درجہ بندی کو بہت اہمیت دی جاتی ہے ※ □ والدین، اساتذہ، اور افسران کی بات کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ بچے اور نوجوان اپنی رائے کے اظہار میں ہچکچاتے ہیں۔ بڑوں کو منع کرنا یا "نا" کہنا گستاخی سمجھی جاتی ہے۔ ادارے سوال اٹھانے والے ذہنوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ شاید اسی لئے ہمارے یہاں تبدیلی اور ترقی کی رفتار بہت سست ہے، علامہ اقبال نے کہا تھا: ضمیر مغرب ہے تاجرانہ ضمیر مشرق راہبانہ ہوہاں دگرگوں ہے لحظہ لحظہ یہاں بدلتا نہیں زمانہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے اندر سوال کرنے کی جرات، تبدیلی کو قبول کرنے کا حوصلہ اور اندھی تقلید سے آزادی پیدا کریں۔ کیونکہ صرف وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو روایت کے پنجرے سے باہر نکل کر نئے افق تلاش کرتی ہیں۔

افغان طالبان کے اہم عسکری رہنما کی پہلگام حملے کے بعد

انڈیا 'خفیہ' آمد: ابراہیم صدر کون ہیں؟

بی بی سی پشتو کی ایک رپورٹ کے مطابق افغانستان طالبان حکومت کے نائب وزیر داخلہ ابراہیم صدر نے پاکستان اور انڈیا کے ایک دوسرے پر حملوں اور کشیدگی کے عروج پر 'خفیہ طور پر' انڈیا کا سفر کیا۔ اس دوران بی بی سی پشتو کے مطابق ابراہیم صدر نے اس دورے کے دوران انڈین حکام سے ملاقات بھی کی ہے۔ ابراہیم صدر کو طالبان رہنما ملا ہبت اللہ کے قریب سمجھا جاتا ہے اور انھیں طالبان حکومت کے اہم اور سٹریٹیجک سکیورٹی کے امور سے متعلق فیصلہ سازی میں اہمیت دی جاتی ہے۔ انڈین میڈیا نے اس دورے کو اہم قرار دیا ہے کیونکہ طالبان کے ایک سینیئر اہلکار ایک ایسے وقت میں انڈین حکام سے بات چیت کے لیے انڈیا کا دورہ کر رہے تھے جب 22 اپریل کو پہلگام پر حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی تھی۔

انڈین اخبار 'سنڈے گارڈیئن' نے لکھا ہے کہ طالبان کے ایک ایسے سینئر عہدیدار کے ساتھ 'خفیہ مواصلاتی چینل' کھولنا جو پاکستان کے بارے میں تنقیدی نظریات رکھتے ہیں' ظاہر کرتا ہے کہ انڈیا افغانستان میں نئی حکومت کے ساتھ بات چیت کے لیے اپنے نقطہ نظر پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ ایک حالیہ پیش رفت میں انڈین وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے گذشتہ روز (جمعرات، 15 مئی) کو طالبان حکومت کے وزیر خارجہ امیر خان متقی سے ٹیلی فون پر بات کی۔ انھوں نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ ایکس پر لکھا کہ: 'میری آج شام افغانستان کے قائم مقام وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی کے ساتھ اچھی بات چیت ہوئی۔ پہلگام میں دہشت گرد حملے کی شدید مذمت پر میں ان کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔' 'میں نے افغانستان کے لوگوں کے ساتھ اپنی دیرینہ شراکت داری اور ان کی ترقیاتی ضروریات کے لیے ہماری مسلسل حمایت پر زور دیا۔ ہم نے تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر بھی بات کی۔'

خیال رہے کہ ابراہیم صدر طالبان کے سرکردہ کمانڈروں میں سے ایک ہیں جنھوں نے غیر ملکی افواج اور سابق افغان حکومت کے خلاف برسوں کی جنگ کے دوران نام نہاد ملٹ کونسل ※ کی قیادت کی تھی۔ وہ امریکی پابندیوں کا شکار طالبان رہنماؤں کی فہرست میں بھی شامل ہیں۔

نائب وزیر داخلہ ابراہیم صدر کون ہیں؟

مڈل ایسٹ انسٹیٹیوٹ کے مطابق ابراہیم صدر ایک سخت گیر فوجی کمانڈر ہیں جنھوں نے مئی 2021 میں جنوبی ہلمند صوبے میں طالبان کی جانب سے لڑائی کی قیادت کی۔ سنہ 90 کی دہائی میں وہ طالبان دور میں نائب وزیرِ دفاع رہے۔ اطلاعات کے مطابق ابراہیم صدر کی پیدائش سنہ 1960 کی دہائی میں ہوئی تھی۔ مڈل ایسٹ انسٹیٹیوٹ کے مطابق ان کی طالبان کے سابق رہبرِ اعلیٰ ملا اختر منصور کے ساتھ وابستگی بھی تھی اور یہ بات طالبان میں ان کی اہمیت اور اثر و رسوخ کا پتا دیتی ہے۔ ابراہیم صدر کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ وہ ان طالبان فوجی رہنماؤں میں سے ہیں جن کے ایران کے پاسدارانِ انقلاب کی قدس فورس سے قریبی روابط ہیں۔ بی بی سی مانیٹرنگ کے مطابق اکتوبر 2018 میں امریکی محکمہ خزانہ کے دفتر برائے غیر ملکی ایسٹ کنٹرول (او ایف اے سی) نے ابراہیم صدر کو خودکش حملوں اور دیگر خطرناک سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں ایک فہرست میں ڈال دیا تھا۔ ان پر ایران کی مدد سے یہ سب کام کرنے کا الزام بھی عائد کیا گیا۔

بیان میں کہا گیا تھا کہ 'سنہ 2018 میں ایرانی حکام نے ابراہیم کو مالی امداد اور انفرادی ٹریننگ دی تاکہ اس کی ایران سے وابستگی ثابت نہ ہو سکتے جبکہ ایرانی ٹرینرز طالبان میں ٹیکٹیکل اور جنگی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش کرنا چاہتے تھے۔'

انڈیا اور افغانستان کے تعلقات میں بہتری کب آئی؟

اگست 2021 میں جب طالبان دوبارہ اقتدار میں آئے تو افغانستان میں انڈین سفارت خانے اور قونصل خانے کے سفارت کار اور عملہ عجلت میں افغانستان سے نکل گیا تھا۔ انڈیا خطے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں طالبان حکومت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے میں بہت سست رہا ہے۔ پہلگام کے واقعے کے بعد اس وقت کے انڈین خارجہ سیکرٹری برائے افغانستان، پاکستان اور ایران نے 27 اپریل کو کابل کا دورہ کیا۔ اسی سفر کے دوران انڈین حکام بھی بحران پر طالبان حکومت کے مؤقف کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ تاہم یہ مسئلہ سرکاری خبرناموں میں اتنا واضح نہیں تھا۔ طالبان نے ابتدائی طور پر پہلگام حملے کی مذمت کرتے ہوئے ایک اور بیان میں انتہائی محتاط زبان میں کہا تھا کہ 'یہ بحران خطے کے مفاد میں نہیں ہے۔' چار ماہ قبل جنوری 2025 میں طالبان حکومت کے قائم مقام وزیر خارجہ امیر خان متقی نے متحدہ عرب امارات کے شہر دبئی میں انڈین نائب وزیر خارجہ وکرم مصری سے ملاقات کی تھی۔ یہ 2021 کے بعد طالبان حکومت اور انڈین حکام کے درمیان اعلیٰ ترین سطح کی پہلی ملاقات تصور کی جا رہی ہے۔ انڈین نے کابل میں اپنے مشن کے متعدد اہلکاروں کو واپس بھیج دیا ہے لیکن کابل میں ملک کا سفارت خانہ اور کچھ دوسرے شہروں میں اس کے سفارتی مشن ابھی تک کام نہیں کر رہے۔

دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کے باعث پاکستان اور انڈیا کے درمیان واہگہ بارڈر کراسنگ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ افغانستان کا 80 فیصد سامان اسی راستے سے انڈیا کو برآمد کیا جاتا تھا۔

پہلگام کے واقعے کے بعد اس وقت کے انڈین خارجہ سیکرٹری برائے افغانستان، پاکستان اور ایران نے 27 اپریل کو کابل کا دورہ کیا

انڈیا نے اپنے رواں مالی سال کے بجٹ میں افغانستان کے لیے امداد کو بڑھا کر 100 کروڑ روپے کر دیا ہے۔ شعبہ مطالعہ اور خارجہ پالیسی، آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن، نئی دہلی کے نائب صدر پروفیسر ہرش وی پنت نے بی بی سی ہندی کو بتایا کہ 'افغانستان میں طالبان کی حکومت کو معاشی بحران کا سامنا ہے اور تمام تعطل کے باوجود انڈیا افغانستان کو انسانی امداد کی فراہمی جاری رکھے ہوئے ہے۔ پہلگام حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان تجارت بند ہے اور افغانستان کو جانے والی امداد بھی متاثر ہوئی ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ 'پاکستان اس وقت افغانستان کے لیے انڈیا کے ساتھ تجارتی تعلقات برقرار رکھنے کا واحد راستہ ہے۔ انڈیا ایران کی چابہار بندرگاہ کے ذریعے وسطی ایشیا کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس بندرگاہ کے ذریعے افغانستان، پاکستان کا راستہ اختیار کیے بغیر انڈیا اور باقی دنیا کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کر سکتا ہے۔' بقول اُن کے 'ایسا نہیں ہے کہ طالبان اور انڈیا کے تعلقات دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد مکمل طور پر منقطع ہو گئے تھے بلکہ بیک چینلز کے ذریعے بات چیت چل رہی تھی۔ تعلقات میں بہتری دونوں ممالک کی ضرورت ہے اور تعلقات میں گرمجوشی اس بات کا مظہر ہے۔'

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں دراڑیں

گذشتہ کچھ عرصے سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان باہمی تعلقات تناؤ کا شکار ہیں اور اس کشیدگی میں اضافہ طالبان کے سنہ 2021 میں ملک کا اقتدار سنبھالنے کے بعد ہوا ہے۔ جب سنہ 2021 میں افغانستان میں اشرف غنی کی حکومت ختم ہوئی اور امریکی افواج کے انخلا کے نتیجے میں افغان طالبان اقتدار میں آئے تو پاکستان میں بیشتر سفارتی اور عسکری امور کے ماہرین کی رائے تھی کہ اس بڑی تبدیلی کے نتیجے میں پاکستان کی خطے میں گرفت مضبوط ہو جائے گی۔ لیکن پچھلے چار سالوں میں چیزیں تیزی سے بدلی ہیں۔ پاکستان اس دورانیے میں بارہا کابل سے مطالبہ کر چکا ہے کہ وہ کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے خلاف کارروائی کرے جو 'افغان سرزمین کو پاکستان میں حملوں کے لیے استعمال کر رہی ہے۔' طالبان حکومت اِن الزامات کی تردید کرتی رہی ہے۔ پاکستان کی توقعات کے برعکس، کابل میں طالبان کی حکومت آنے کے بعد پاکستان میں عسکریت پسندوں کے حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان سینٹر فار کانفلیکٹ اور سکیورٹی کے مطابق سنہ 2024 میں نومبر کے مہینے میں سب سے زیادہ حملے ہوئے جن میں 240 افراد ہلاک ہوئے جن میں تقریباً 70 سکیورٹی اہلکار شامل تھے۔ پاکستان کی جانب سے ملک سے مرحلہ وار افغان باشندوں کی بیدخلی کا عمل بھی شروع کیا گیا ہے اور یہ بھی دونوں ممالک میں تناؤ کی وجہ رہا ہے۔ طالبان حکام کا کہنا ہے کہ آنے والے مہینوں میں تقریباً 20 لاکھ افراد کو پڑوسی ملک پاکستان سے نکالا جانا ہے۔ طورخم بارڈر کراسنگ کے ذریعے روزانہ 700 سے 800 خاندان افغانستان بھیجے جا رہے ہیں۔ یو این ایچ سی آر کے مطابق تقریباً 35 لاکھ افغان شہری پاکستان میں مقیم ہیں۔ ان میں وہ 7 لاکھ لوگ شامل ہیں جو 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد پاکستان ہجرت کر گئے تھے۔

خدا کی بستی میں 'غیرت' کے نام پر میاں، بیوی اور

دو بچوں کا قتل جس کی 'اطلاع مبینہ قاتلوں نے خود دی'

روحان احمد عہدہ بی بی سی اردو، کراچی

انتباہ: اس رپورٹ میں موجود تفصیلات قارئین کے لیے تکلیف دہ اور صدمے کا باعث ہوسکتی ہیں

12 مئی کو رات کا وقت تھا جب کچھ مقامی افراد پولیس اہلکاروں کے ہمراہ سندھ کے ضلع جامشورو کے علاقے 'خدا کی بستی' میں ایک مکان کے نیلے رنگ کے دروازے پر لگے تالے کو اینٹ اور ہتھوڑی کی مدد سے توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ تالے پر اینٹ اور ہتھوڑی کی چند ہی ضربیں لگانے کے بعد اسے توڑ کر وہ گھر کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ دو منزلہ مکان میں داخل ہونے والے مقامی افراد اور پولیس کو گھر کے گراؤنڈ فلور پر ایک بچے کی لاش اور زمین پر پھیلا ہوا خون نظر آیا۔ جب یہ لوگ سیڑھیاں چڑھ کر گھر کی بالائی منزل پر پہنچے تو وہاں موجود ایک کمرے کے دروازے کے نیچے سے بہہ کر باہر نکل آنے والا خون انھیں نظر آیا

جواب سوکھ چکا تھا۔ اس کمرے کا دروازہ کھلنے پر علاقہ مکینوں اور پولیس اہلکاروں کو تین مزید لاشیں نظر آتی ہیں جو کہ ایک مرد، ایک عورت اور ایک چھوٹے بچے کی ہیں۔ یہ سارے مناظر سوشل میڈیا پر وائرل ایک ویڈیو میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں جو کہ سندھ کے شہر کوٹری کے ایک مقامی سیاسی و فلاحی کارکن امجد مستوئی نے بنائی ہے۔ اس ویڈیو میں جو دیگر مناظر بی بی سی نے دیکھے ہیں وہ اتنے ہولناک ہیں کہ انھیں یہاں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

مقامی پولیس کے مطابق اس گھر سے ملنے والی لاشوں کی شناخت 34 سالہ عمران، اُن کی 32 سالہ اہلیہ عالیہ بریرو اور اُن کے دو بیٹوں نو سالہ ذیشان اور چار سالہ محمد علی کے طور پر ہوئی۔ ضلع جامشورو کے سینیئر سپرنٹینڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ظفر صدیقی چھانگلہ نے بی بی سی کو بتایا کہ ان چاروں افراد کو نام نہاد 'غیرت' کے نام پر قتل کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ لاشیں 12 مئی کی رات کوکوٹری کے علاقے خدا کی بستی سے برآمد ہوئی تھیں تاہم ان تمام افراد کو لاشیں ملنے سے کچھ دن قبل قتل کیا گیا تھا۔ پاکستان میں نام نہاد غیرت کے نام پر دہائیوں سے لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ برس ملک بھر میں نام نہاد غیرت کے نام پر مجموعی طور پر 346 افراد قتل ہوئے تھے، جن میں سے بیشتر کا تعلق سندھ اور پنجاب سے تھا۔ پولیس کو تالا لگے گھر میں لاشوں کی موجودگی کی اطلاع کس نے دی؟ سندھ کے شہر کوٹری کے مقامی سیاسی و فلاحی کارکن امجد مستوئی سوشل میڈیا پر کافی متحرک رہتے ہیں۔ ان کے مطابق سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو بھی انھی کی جانب سے بنائی گئی ہے۔

بی بی سی سے بات کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ ان سے کوئٹہ کے رہائشی ایک شخص نے رابطہ کیا اور اس مکان کا پتہ بتاتے ہوئے کہا کہ یہاں جا کر چیک کریں، وہاں کوئی واقعہ ہوا ہے۔ امجد مستوئی کا دعویٰ ہے کہ اُن کا گھر اُس مکان سے ایک، ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'میں نے مزید معلومات لے کر اس گھر کا پتہ حاصل کر لیا اور اس بات کی بھی تصدیق ہوگئی کہ عمران نامی ایک شخص اپنے خاندان کے ساتھ یہاں کرائے پر مقیم تھا۔' امجد کے مطابق جب انھوں نے مکان مالک سے عمران اور اُن کے خاندان کے حوالے سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ ان کے گھر پر گذشتہ دو، تین دنوں سے تالا لگا ہوا ہے۔ اہل علاقہ کے مطابق گھر پر تالا لگا دیکھ کر وہ سمجھے کہ شاید عمران اپنے خاندان سمیت کہیں گیا ہوا ہے۔ امجد بتاتے ہیں جب وہ اس مکان کے قریب پہنچے تو 'مکان کے اطراف بہت بُو تھی۔ اسی لیے ہم نے پولیس کو اطلاع دی اور جب پولیس آئی تو ہم تالا توڑ کر گھر میں داخل ہوئے۔ اندر ہم نے جو دیکھا وہ آپ میری بنائی ہوئی ویڈیو میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔' مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئٹہ کا رہائشی وہ شخص کون ہے جس نے امجد مستوئی کو فون کال کر کے اس واقعے کی اطلاع دی۔

'(مبینہ) قاتلوں نے خود فون کر کے قتل کی اطلاع دی'

بی بی سی اردو نے امجد مستوئی سے واقعے کی اطلاع دینے والے کوئٹہ کے رہائشی شخص کی تفصیلات حاصل کیں اور ان سے فون پر بات کی۔ انھوں نے بتایا کہ وہ دراصل مقتول عمران آری کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ انھوں نے مزید بتایا کہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے عمران اور عالیہ نے سنہ 2016 میں شادی کی تھی اور 'عمران کے سُسرال والے اس پسند کی شادی سے خوش نہیں تھے، اسی لیے یہ پورا خاندان بھاگ کر سندھ آ گیا تھا۔' انھوں نے دعویٰ کیا کہ 'گذشتہ ماہ رمضان میں بھی ہم نے عمران اور اس کے سالوں کے درمیان خیر (صلح) کروا دی تھی۔' یاد رہے کہ گذشتہ برس بھی عمران آری پر حملہ ہوا تھا اور کوٹری پولیس کے اسسٹنٹ سب انسپیکٹر (اے ایس آئی) نثار احمد نے تصدیق کی ہے کہ اس کی ایف آئی آر بھی عمران کی جانب سے اپنے سالوں (برادر نسبتی) کے خلاف درج کروائی گئی تھی۔ عمران کے ماموں زاد بھائی کا دعویٰ ہے کہ 12 مئی کو انھیں عمران کی سسرال کے ایک شخص نے واٹس ایپ پر وائس نوٹ کیا اور کہا کہ 'ہم نے مسئلہ کر دیا ہے۔' اُن کے مطابق وہ یہ سُن کر پریشان ہو گئے اور اطلاع دینے والے شخص سے تصدیق چاہی تو اس نے دعویٰ کیا کہ انھوں نے عمران، اُن کی اہلیہ اور دو بچوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ مقتول عمران کے ماموں زاد بھائی کا کہنا تھا کہ 'چھوٹے بچوں کو بھی مار دیا گیا، یہ بہت ظلم ہوا ہے۔' ایف آئی آر میں کیا لکھا ہے اور پولیس کیا کہتی ہے؟ عمران اور ان کے اہلخانہ کے قتل کی ایف آئی آر کوٹری تھانے میں سرکار کی مدعیت میں درج کی گئی ہے۔ سندھی زبان میں درج کی گئی ایف آئی آر میں مقتولہ عالیہ کے تین بھائیوں کو نامزد کیا گیا ہے اور قتل کی وجہ 'پسند کی شادی پر بھائیوں کی ناراضی' لکھی گئی ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق عمران اور عالیہ کی شادی سنہ 2016 میں ہوئی تھی اور اس سے 'لڑکی کے بھائی خوش نہیں تھے۔' ایف آئی آر میں اس بات کی بھی تصدیق کی گئی ہے کہ مقتول عمران اور عالیہ کو دونوں بیٹوں کے ہمراہ تیز دھار آلے سے قتل کیا گیا ہے جبکہ قاتل ایک چھوٹی دو سالہ بیٹی کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ مقتول عمران کے ماموں زاد بھائی کے مطابق چاروں افراد کی تدفین کوٹری ہی کے علاقے خدا کی بستی میں کر دی گئی ہے اور اس موقع پر عمران کے کچھ رشتہ دار بھی وہاں موجود تھے۔ یہ ایف آئی آر کوٹری تھانے کے اے ایس آئی نثار احمد کی مدعیت میں درج کی گئی ہے جن کا کہنا تھا کہ عمران کا خاندان مقتولین کی لاشیں تدفین کے لیے لے گیا تھا لیکن ان کی جانب سے ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر کی جا رہی تھی جس کے بعد پولیس نے اپنی ہی مدعیت میں 14 مئی کو یہ مقدمہ درج کیا۔ ضلع جامشورو کے ایس ایس پی ظفر صدیقی چھانگہ کہتے ہیں ہیں کہ انھوں نے قاتلوں کی گرفتاری کے لیے کارروائی شروع کر دی ہے اور جلد ہی حکومتی اجازت کے بعد سندھ پولیس کی ٹیم ملزمان کی گرفتاری کے لیے بلوچستان جائے گی جہاں بلوچستان کی پولیس سندھ پولیس کی مدد کو موجود ہوگی۔

ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل اور ان کا حل

ہندوستان ایک کثیر المذاہب، کثیر اللسان اور کثیر الثقافتی ملک ہے جس میں مسلمان دوسری سب سے بڑی آبادی ہیں۔ ہندوستانی مسلمان ایک تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی ورثے کے حامل ہیں۔ تاہم، آزادی کے بعد سے لے کر آج تک، ہندوستانی مسلمان کئی سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان مسائل کی جڑیں صرف سیاسی یا اقتصادی نہیں بلکہ سماجی اور نفسیاتی سطح پر بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ تعلیم ہر قوم کی ترقی کی کنجی ہے لیکن بدقسمتی سے ہندوستانی مسلمان تعلیمی میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ سچر کمیٹی رپورٹ (2006) کے مطابق مسلمانوں میں شرح خواندگی قومی اوسط سے کم ہے۔ مدارس کا نظام جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں اور عصری تعلیم سے دوری نوجوانوں کو مواقع سے محروم رکھتی ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ سرکاری ملازمتوں، پرائیویٹ سیکٹر اور تجارت میں ان کی نمائندگی بہت کم ہے۔ چھوٹے پیمانے کی تجارت، دستکاری اور غیر منظم مزدوری ان کا ذریعہ معاش ہے، جو ناپائیدار اور کم آمدنی والے شعبے ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان ایک بڑی اقلیت ہونے کے باوجود سیاسی میدان میں ان کی آواز کمزور ہے۔ اکثر سیاسی جماعتیں مسلمانوں کو ووٹ بینک کے طور پر استعمال کرتی ہیں مگر ان کے بنیادی مسائل پر توجہ نہیں دیتیں۔ نتیجتاً مسلمان اپنے سیاسی حقوق اور نمائندگی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ گزشتہ کچھ دہائیوں سے ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف تعصب اور نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ مختلف ریاستوں میں فرقہ وارانہ فسادات، موب لنچنگ اور گائے کے تحفظ کے نام پر تشدد کے واقعات مسلمانوں کو خوف میں مبتلا کرتے ہیں۔ میڈیا کا ایک حصہ بھی مسلمانوں کی منفی تصویر پیش کرتا ہے۔ مسلمانوں کو اکثر شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی حب الوطنی پر سوال اٹھائے جاتے ہیں اور انہیں 'غیر' سمجھا جاتا ہے۔ اس سے ان کی ذہنی صحت، خود اعتمادی اور قومی یکجہتی متاثر ہوتی ہے۔ مسلمان خواتین کو دوہری پسماندگی کا سامنا ہے، ایک طرف وہ عام صنفی امتیاز کا شکار ہیں، دوسری طرف مذہبی و سماجی پابندیوں نے ان کی ترقی کی راہیں مسدود کر دی ہیں۔ تعلیم، روزگار اور صحت کی سہولیات تک ان کی رسائی محدود ہے۔ اس کے حل کے لئے مسلمانوں کو تعلیم کو اپنی پہلی ترجیح بنانا ہوگا۔ والدین کو بچوں، خاص کر بچیوں کی تعلیم پر توجہ دینی چاہیے۔ مدارس کی اصلاح ضروری ہے تاکہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید مضامین (سائنس، ریاضی، انگریزی) کو بھی شامل کیا جائے جو بہت حد تک شامل کر لئے گئے ہیں۔ سرکار کو مسلمانوں کے لیے اسکالرشپ، تعلیمی ادارے اور ہاسٹل جیسی سہولیات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو چھوٹے کاروبار، ہنرمندی، اور اسٹارٹ اپس میں آگے بڑھنے کے مواقع دیے جائیں اور اس تعلق سے سرکار کو مسلمانوں کی مدد کرنی چاہئے۔ بینکوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو آسان قرضہ جات مہیا کریں تاکہ وہ مالی طور پر خودمختار بن سکیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صرف ووٹ ڈالنے تک محدود نہ رہیں بلکہ سیاسی جماعتوں میں فعال کردار ادا کریں۔ باشعور، تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کو سیاست میں آ کر قیادت کرنی چاہیے اور سیاسی پارٹیوں کو بھی بلاتفریق مسلم نوجوانوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق سیاسی جگہ دینی چاہئے۔ مسلمانوں کو اپنے مسائل کے لیے منظم ہو کر آواز اٹھانی ہوگی، بجائے اس کے کہ وہ صرف احتجاج تک محدود رہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مختلف مذاہب کے ساتھ باہمی ہم آہنگی اور میل جول کو فروغ دیں جس شعبہ میں مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اس کو ہمیشہ سے اپنا شعور بنایا ہوا ہے۔ بین المذاہب مکالمہ، ثقافتی پروگرام اور مشترکہ سماجی خدمات کے ذریعے ایک دوسرے کو قریب لایا جاسکتا ہے۔ میڈیا میں مثبت مسلمان کرداروں کو اجاگر کرنا چاہیے۔ مسلم خواتین کی تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبے میں شراکت کو بڑھایا جانا چاہئے۔ کمیونٹی سطح پر خواتین کے لیے خصوصی پروگرام، تربیتی ورکشاپس اور خود روزگاری کے منصوبے شروع کیے جائیں۔ خواتین کے مذہبی اور قانونی حقوق پر آگاہی پیدا کی جائے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے قانونی حقوق سے آگاہ ہوں اور ضرورت پڑنے پر قانونی چارہ جوئی کریں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ فرقہ وارانہ جرائم پر سختی سے کاروائی کرے اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ انسانی حقوق تنظیموں کو چاہیے کہ مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خلاف آواز بلند کریں۔ ہندوستانی مسلمان ایک عظیم ورثے کے امین ہیں، مگر اس وقت کئی چیلنجز سے دوچار ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف حکومت یا سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ خود مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ بیدار ہوں، منظم ہوں اور ترقی کے راستے پر گامزن ہوں۔ تعلیم، اتحاد، سیاسی شعور اور سماجی اصلاح کے ذریعے مسلمان ن

24 مئی کو ناندیڑ میں وقف قانون کے خلاف احتجاجی جلسہ

تحفّظِ اوقاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کمیٹی، ناندیڑ کی قیادت میں عوامی بیداری مہم جاری

ناندیڑ: 16/مئی (راست) تحفّظ اوقاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کمیٹی، ناندیڑ کی جانب سے وقف قانون میں مجوزہ تبدیلیوں کے خلاف ایک بڑے ضلعی احتجاجی جلسے کی تیاری زور و شور سے جاری ہے۔ اس سلسلے میں مقامی سطح پر مشاورتی نشستیں اور بیداری مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے، تاکہ عوام کو اس قانون کی سنگینی اور ممکنہ اثرات سے آگاہ کیا جا سکے۔ کور کمیٹی کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے وقف املاک کے انتظام سے متعلق جو مجوزہ ترامیم زیر غور ہیں، وہ نہ صرف آئینی اور شرعی اصولوں کے خلاف ہیں بلکہ ملت اسلامیہ کی اجتماعی میراث پر ایک سنگین حملہ تصور کی جا رہی ہیں۔ اس کے خلاف ہر ممکن طریقے سے آواز بلند کی جائے گی۔ یہ ضلعی سطح کا احتجاج ان شاء اللہ 24 مئی 2025 کو مدینۃ العلوم ہائی اسکول کی گراؤنڈ پر شام 7 تا 10 بجے تک کیا جائے گا۔ جس میں شہر و ضلع کے علماء، وکلاء، سماجی قائدین اور عوام کی بڑی تعداد شریک ہوگی۔ اس جلسہ میں مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی سیکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، جناب ڈاکٹر محمد قاسم رسول الیاس ترجمان آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، مولانا مفتی معز الدین فاروقی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، مولانا رفیع الدین اشرفی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، مولانا الیاس خان فلاحی صاحب امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹرا، جناب ضیاء الدین صدیقی صاحب امیر وحدت اسلامی و دیگر مہمان شرکت کرینگے۔ جلسے کا مقصد حکومت کو یہ واضح پیغام دینا ہے کہ ملت اسلامیہ اپنے دینی و قومی اثاثوں کے تحفظ کے لیے متحد ہے اور کسی بھی غیر آئینی اقدام کو قبول نہیں کرے گی۔ تحفّظ اوقاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کمیٹی، ناندیڑ کے کنوینر خطیب عبدالناصر نیعوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس احتجاجی مہم میں بھرپور شرکت کریں اور اپنی موجودگی سے اتحاد اور بیداری کا مظاہرہ کریں۔

ضلع سطحی خواتین جمہوریت (لوک شاہی)

دن کا پیر کو انعقاد

ناندیڑ، 16 مئی: ضلع سطحی خواتین جمہوریت دن پیر، 19 مئی 2025 کو صبح 11 بجے ضلع کلکٹر ناندیڑ کی صدارت میں محصول پربودھنی (ٹریننگ سینٹر)، ایس بی آئی اے ٹی ایم کے پیچھے، ضلع کلکٹر آفس کمپلیکس، ناندیڑ میں منعقد کیا گیا ہے۔ حکومتی فیصلے مؤرخہ 4 مارچ 2013 کے مطابق ریاست کے تمام اضلاع میں ہر مہینے کے تیسرے پیر کو خواتین جمہوریت دن ضلع کلکٹر کی صدارت میں منایا جاتا ہے۔ اگر اس دن کوئی سرکاری عام تعطیل ہو تو اگلا کام کا دن خواتین جمہوریت دن کے طور پر منایا جائے گا، ایسا حکم دیا گیا ہے۔ متعلقہ کمیٹی کے اراکین اور حکومتی فیصلے میں مذکور متعلقہ محکموں کے افسران کو موجود رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسی طرح متاثرہ اور مظلوم خواتین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ خواتین جمہوریت دن کے موقع پر اپنے درخواستیں مقررہ فارم میں پیش کریں۔ یہ اپیل خواتین جمہوریت دن کمیٹی کے صدر یعنی ضلع کلکٹر ناندیڑ اور رکن سیکریٹری یعنی ضلع خواتین و اطفال ترقی افسر، ناندیڑ نے کی ہے۔

ناندیڑ اور اورنگ آباد میں دو نئے 'سی ٹرپل آئی ٹی' کی منظوری

نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی پہل پر ٹاٹا ٹیکنالوجی کا اہم فیصلہ

21 ہزار نوجوانوں کو ملے گا عالمی معیار کا مفت ہنرمندی تربیتی موقع

ممبئی: مراٹھواڑہ کے صنعتی و تعلیمی فروغ کے لیے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی سنجیدہ اور تیز تر کوششیں ایک بار پھر ثمر آور ثابت ہو رہی ہیں۔ اجیت پوار کی جانب سے کی گئی کوششوں اور مراٹھواڑہ کے مفاد میں اٹھائے گئے قدموں کے نتیجے میں اب ناندیڑ اور چھترپتی سنبھاجی نگر میں ایک سی ٹرپل آئی ٹی (Invention, for Centre Incubation Innovation, Trainingand) مرکز کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ اس ضمن میں ٹاٹا ٹیکنالوجی نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو ایک باضابطہ خط ارسال کرتے ہوئے ناندیڑ اور سنبھاجی نگر کے لیے 191? کروڑ کی لاگت سے دو سی ٹرپل آئی ٹی مراکز کے قیام کی منظوری دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بید میں اس سے قبل ہی ایک مرکز کی منظوری دی جا چکی ہے۔ محض ڈیڑھ ماہ قبل اجیت پوار نے ان تینوں اضلاع میں مراکز کے قیام کا اعلان کیا تھا، اور اتنے مختصر عرصے میں عملی منظوری مل جانا ان کی مستعدی اور موثر قیادت کا واضح ثبوت ہے۔ ان تربیتی مراکز کے قیام سے مرہٹواڑہ کے 21,000 نوجوانوں کو صنعتوں کی جدید ضروریات، خاص طور پر انڈسٹری 4.0 کے تحت مہارتیں حاصل کرنے کا سنہری موقع ملے گا۔ تربیتی پروگرامز میں مصنوعی ذہانت (AI)، جدید مشینی ٹیکنالوجی، صنعتی انجینئرنگ، اور خود روزگار پر مبنی ہنرمندی شامل ہوگی، جس سے نہ صرف نوجوانوں کو روزگار کے بہتر مواقع میسر آئیں گے بلکہ خطے میں اسٹارٹ اپ کلچر کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔ اجیت پوار نے 23 اپریل 2025 کو بید، ناندیڑ اور سنبھاجی نگر کے دورے کے دوران ان مراکز کے قیام کا اعلان کیا تھا، جس کے بعد انہوں نے 25 مارچ کو ممبئی پہنچ کر ٹاٹا ٹیکنالوجی کو باضابطہ طور پر خط لکھ کر اشتراک کی درخواست کی۔ کمپنی نے اجیت پوار کے وژن اور سنجیدہ رویے کو مدنظر رکھتے ہوئے محض ڈیڑھ مہینے میں تینوں اضلاع میں مراکز کے قیام کی منظوری دے دی۔ ہر مرکز کی مجموعی لاگت 191 کروڑ ہوگی، جس میں سے 162.62 کروڑ ٹاٹا ٹیکنالوجی برداشت کرے گی جبکہ باقی رقم مہاراشٹر حکومت اور متعلقہ ضلع انتظامیہ کی جانب سے فراہم کی جائے گی۔ ہر مرکز سالانہ 7,000 نوجوانوں کو تربیت دے گا، اور ابتدائی تین سالوں تک تمام تربیتی اخراجات ٹاٹا ٹیکنالوجی برداشت کرے گی۔ بعد ازاں اخراجات کا 50 فیصد حصہ کمپنی اور 50 فیصد حصہ ضلع انتظامیہ اٹھائے گی۔ یہ اقدام مراٹھواڑہ کے تعلیمی و صنعتی افق پر ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا۔ اجیت پوار کی تیز رفتار اور فیصلہ کن قیادت کو خطے کے عوام، ماہرین تعلیم اور صنعتی حلقوں کی جانب سے سراہا جا رہا ہے۔ اس پہل سے نہ صرف ہنرمند انسانی وسائل کی دستیابی میں اضافہ ہوگا بلکہ مرہٹواڑہ کو صنعتی ترقی کی دوڑ میں نمایاں مقام حاصل کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ 'کھیلو انڈیا یوتھ گیمز' میں مہاراشٹر کی شاندار کامیابی، 58 طلائی تمغوں سمیت کل 158 تمغے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی جانب سے نوجوان ٹیم کو مبارکباد، مسلسل تیسری بار چمپئن بننے پر اجیت پوار نے ٹیم کو سراہا، ریاست کے کھیل مستقبل کو قرار دیا رو ممبئی: مہاراشٹر نے کھیلو انڈیا یوتھ گیمز میں ایک بار پھر شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے 58 طلائی، 47 نقرئی اور 53 کانسی کے تمغے جیت کر کل 158 تمغوں کے ساتھ لگاتار تیسری مرتبہ قومی سطح پر اول مقام حاصل کیا ہے۔ اس تاریخی کامیابی پر نائب وزیر اعلیٰ اور مہاراشٹر اولمپک ایسوسی ایشن کے صدر اجیت پوار نے نوجوان کھلاڑیوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کارکردگی نہ صرف ریاست کے کھیلوں کے شعبے میں مضبوط بنیاد رکھتی ہے بلکہ آنے والے وقت میں مہاراشٹر کو کھیلوں کی ایک بڑی طاقت بنانے کا اشارہ بھی ہے۔ اجیت پوار نے تمام تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کے بہتر مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور ان پر مکمل اعتماد ظاہر کیا کہ وہ بین الاقوامی سطح پر بھی ریاست اور ملک کا نام روشن کریں گے۔ بہار میں منعقدہ ان کھیلوں میں مہاراشٹر کے کھلاڑیوں نے مجموعی طور پر 9 نئے قومی ریکارڈ بھی قائم کیے، جو ریاست کی تربیتی صلاحیت اور کھلاڑیوں کی لگن کا ثبوت ہیں۔ اجیت پوار کے مطابق، 27 میں سے 22 کھیلوں میں مہاراشٹر نے تمغے جیتے، جو ایک مثالی کارنامہ ہے۔ سب سے زیادہ 10 طلائی تمغے ایتھلیٹکس میں حاصل کیے گئے، جب کہ تیراکی میں 7 طلائی سمیت کل 29 تمغے جیتے گئے۔ اس کے علاوہ جمناسٹکس اور نشان بازی (شوٹنگ) میں 6-6، ویٹ لفٹنگ میں 5، نیز کشتی، سائیکلنگ اور دیگر کھیلوں میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اجیت پوار نے کہا کہ ان نوجوان کھلاڑیوں کی محنت، عزم اور جوش سے متاثر ہو کر ریاست کے مزید نوجوان کھیلوں کی طرف راغب ہوں گے۔ اس کامیابی سے ریاست کی کھیل ثقافت کو نہ صرف نئی توانائی ملے گی بلکہ مہاراشٹر کو ایک صحت مند اور طاقتور ریاست بنانے کے ہدف میں بھی مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مہاراشٹر کھلاڑیوں کی ہر ممکن مدد کے لیے پرعزم ہے، اور آئندہ بھی کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے، تربیت، اور مواقع میں مزید بہتری کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔

ریاست میں قبل از مانسون زبردست بارش

پونے: 16 مئی۔ (ورق تازہ نیوز) ریاست میں مانسون سے پہلے کی بارش نے زوردار دستک دی ہے۔ مہاراشٹرا کے زیادہ تر علاقوں میں آندھی اور گرج چمک کے ساتھ بارش ہو رہی ہے۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں کے لیے دوبارہ بارش کا انتباہ جاری کیا ہے۔ مدھیہ مہاراشٹرا، مراٹھواڑہ، ودربھ اور کوکن ساحلی علاقوں میں 50 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ 27 اضلاع کے لیے یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ممبئی اور پونے جیسے شہری علاقوں میں موسم ابر آلود رہے گا، جبکہ کچھ مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش ہونے کا امکان ہے۔ ممبئی میں 16 مئی کو درجہ حرارت 29 سے 34 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہے گا، جبکہ پونے میں درجہ حرارت 28 سے 32 ڈگری سیلسیس تک ریکارڈ کیا جائے گا۔ کوکن میں بارش کا زور زیادہ ہوگا، جبکہ ودربھ کے کچھ حصوں میں گرمی کی لہر برقرار رہنے کا امکان ہے۔ ناسک اور اورنگ آباد میں بھی بارش کے ساتھ تیز آندھی کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ ریاست میں جمعرات کے روز بھی تیز بارش ہوئی۔ پونے، ساتارا، اہلیہ نگر، دھاراشیو، بیڑ، لاتور ان اضلاع کے لیے 15 مئی کو اورنج الرٹ جاری کیا گیا تھا۔ جبکہ آج دوبارہ 27 اضلاع کے لیے تیز بارش کا یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے اور ریاست میں آئندہ کچھ دنوں تک بارش کی یہی صورتحال برقرار رہے گی۔ محکمہ موسمیات نے کسانوں اور ماہی گیروں سے چوکنا رہنے کی اپیل کی ہے۔ کوکن کے ساحلی علاقوں میں سمندر بپھرا ہوا رہے گا، اس لیے ماہی گیروں کو سمندر میں نہ جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح، بجلی گرنے کے خدشے کے پیش نظر کھلے میں کام کرنے والے مزدوروں اور شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ محفوظ جگہوں پر پناہ لیں۔

ناندیڑ تحصیل کو مراٹھواڑہ میں پہلا مقام

100 دنوں کی انتظامی اصلاحات مہم میں نمایاں کارکردگی

ناندیڑ: 16 مئی (ورق تازہ نیوز) حکومت کی 100 دنوں کی خصوصی انتظامی اصلاحات مہم کے تحت ناندیڑ تحصیل دفتر نے شاندار اور ہمہ جہت کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مراٹھواڑہ ڈویژن میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ تحصیلدار سنجے وارکڈے کی قیادت میں شفاف، ڈیجیٹل اور عوام دوست انتظامیہ کی ایک مثالی مثال قائم کی گئی ہے۔ یہ کارکردگی ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے، اپر ضلع کلکٹر پانڈورنگ بورگاوں کر، رہائشی ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈ دکر، اور سب ڈویژنل آفیسر ڈاکٹر سچن کھلال کی رہنمائی میں ممکن ہوئی ہے، جس میں تحصیلدار سنجے وارکڈے نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس مہم کے تحت ناندیڑ تحصیل نے درج ذیل اہم شعبوں میں ترقی حاصل کی: ڈیجیٹل تحصیل ناندیڑ ایپ کے ذریعے 23 اسکیموں کی معلومات اور 20 اقسام کے سرٹیفکیٹس کے لیے درخواست کی سہولت شروع کی گئی، جس سے اب تک 14,000 سے زائد شہری مستفید ہو چکے ہیں۔ فوری سرٹیفکیٹ سروس شروع کی گئی ہے، جس کے تحت گوگل فارم کے ذریعہ 24 گھنٹوں میں سرٹیفکیٹ فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اب تک 217 شہریوں نے اس سہولت کا فائدہ اٹھایا ہے۔ دفتری صفائی، جدید انتظار گاہ، آر؟ فلٹر شدہ پانی، ڈیجیٹل لائبریری اور سائبر وال منصوبے کے ذریعے دفتر کو جدید بنایا گیا ہے۔ ای آفس سسٹم کی 100 فیصد عمل آوری کی گئی ہے، جس سے کارکردگی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ جنوری سے اپریل کے درمیان 127 ای فائلیں اور 544 ای رجسٹر کا کام مکمل کیا گیا ہے۔ شکایتوں کے ازالے کے لیے 'لوکشاہی دن'، 'آپلے سرکار' اور 'پی جی پورٹل' کا مؤثر استعمال کیا گیا، اور تمام شکایتوں پر بروقت کارروائی ہوئی۔ اے آئی پر مبنی ٹیکنالوجی جیسے ChatGPT اور Grok کا استعمال کرتے ہوئے کام میں نیا جوش اور جدت لائی گئی ہے۔ ناندیڑ تحصیل کی یہ ترقی نہ صرف تحصیل سطح پر محدود ہے بلکہ پورے مہاراشٹرا کے لیے ایک تحریک بن چکی ہے۔ اس کامیابی میں نائب تحصیلدار سوپنل دیگلور، کاشیناتھ دانگے، نتیش کمار بولولو، اندرجیت گڑڈ، رویندر راٹھوڑ، معاون محصول افسر دیوداس جادھو، کوٹو روار، سچیتا بوجدگیرے، سوریخا سرنگواڑ، منڈل افسر شیواند سوامی، لکشمن نرمور، وینکٹی منڈے، سنتوش نیلاور، سچن ہونڈالکر، بالاجی نیلموار اور تحصیل دفتر کے تمام محصول معاونین و کوتوال عملے نے انتھک محنت کی ہے۔

دفتر کی 100 روزہ خصوصی اصلاحی مہم میں ضلع کے 6 دفاتر کو ڈویژن سطح پر پہلا انعام

ناندیڑ: 16 مئی (ورق تازہ نیوز) 100 روزہ خصوصی دفتر اصلاحی مہم کے دوسرے مرحلے میں، مہاراشٹر کے تعلقہ سطحی سرکاری دفاتر میں بہترین کارکردگی کی بنیاد پر چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن سطح پر ناندیڑ ضلع کے 6 دفاتر کو پہلا انعام دیا گیا ہے۔ پانچ دفاتر کو دوسرا انعام جبکہ چار دفاتر نے تیسرا مقام حاصل کیا ہے۔ ضلع کلکٹر راہول کارڈیلے، ایڈیشنل ضلع کلکٹر پانڈورنگ بورگاوں کر، رہائشی نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈ دکر نے اس شاندار کارکردگی پر تمام دفاتر کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ڈویژن سطح پر بہترین کارکردگی دکھانے والے تعلقہ سطحی سرکاری دفاتر میں ناندیڑ ضلع کے درج ذیل دفاتر کو پہلا انعام حاصل ہوا:

* سب ڈویژنل آفیسر دفتر دیگلور * تحصیلدار ناندیڑ * اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف لینڈ ریکارڈ ناندیڑ * اسسٹنٹ انجینئر مہاراشٹر جی ایس ایس ناندیڑ * اسسٹنٹ انجینئر واٹر سپلائی بھوکر * سب ڈویژنل واٹر کنزرویشن آفیسر کنوٹ

دوسرا انعام حاصل کرنے والے دفاتر: * سب ڈویژنل پولیس آفیسر قندھار * پولیس انسپکٹر بھوکر * فاریسٹ رینج آفیسر ماہور * لائیو اسٹاک ڈیولپمنٹ آفیسر ناندیڑ * اسسٹنٹ انجینئر مہاویترن، شہر سب ڈویژن 1، ناندیڑ

تیسرا انعام حاصل کرنے والے دفاتر: * سب رجسٹرار دفتر غمری * تعلقہ میڈیکل آفیسر مذکھیڑ * سب ڈویژنل پولیس آفیسر اتوارہ، ناندیڑ * چیف آفیسر میونسپل کونسل دیگلور

محمد زاہد کی کامیابی

ناندیڑ: مدرسہ مدینۃ العلوم ہائی اسکول، ناندیڑ سیمی انگلش کے ہونہار طالب علم محمد زاہد حافظ محمد واجد نے ایس ایس سی کے امتحان میں 73.40 فیصد نمبرات حاصل کئے۔ ان کی یہ تعلیمی کامیابی نہ صرف ان کی محنت، لگن اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے بلکہ اساتذہ کی رہنمائی اور والدین کی دعاؤں کا اثر بھی ہے۔ اس موقع پر سید منیر الدین نے بھی محمد زاہد کو مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اعلانِ عام

میں ایڈووکیٹ الطاف الٰہی خان ولد احمد خان، عمر 83 سال، ساکن نظام کالونی، سری نگر، ناندیڑ، یہ اعلان کرتا ہوں کہ میری ملکیت و قبضہ کی زمین، جو کہ گٹ نمبر 193، رقبہ 10 ہیکٹر 5 آر، موضع ٹیپا، تعلقہ و ضلع ناندیڑ میں واقع ہے، سن 1976 سے میرے قبضے میں ہے۔ یہ زمین سن 2006 میں باقاعدہ خریدی گئی ہے۔ مذکورہ زمین سے وشنو پوری کنال گزرا ہے، جس کا معاوضہ بھی مجھے مل چکا ہے۔

اس زمین کے متعلق میں نے کسی کو بھی نہ کوئی گفٹ ڈیڈ دیا ہے، نہ کوئی پاور آف اٹارنی، اور نہ ہی کوئی لین دین یا اجازت دی ہے۔ اگر کوئی میری صحت یا عمر کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اس زمین سے متعلق جھوٹے دستاویزات تیار کرتا ہے، تو یہ اعلانِ عام اس کو کالعدم قرار دیتا ہے۔ اور اگر ایسا پایا گیا، تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس زمین کے تعلق سے معزز ہائی کورٹ، اورنگ آباد بینچ میں رِٹ پٹیشن نمبر 2424/98 زیر سماعت ہے، اور کورٹ نے مخالف فریق کو اسٹے آرڈر کے ذریعے زمین سے متعلق پابند کیا ہے۔ لہٰذا، اس اعلانِ عام کے ذریعے تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس زمین کے متعلق کسی بھی قسم کا لین دین نہ کریں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے، تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہوگا۔

تاریخ: 14.05.2025

اعلان کنندہ: ایڈوکیٹ الطاف الٰہی خان ولد احمد خان

ساکن نظام کالونی، سری نگر، ناندیڑ۔ موبائل نمبر: 8983658912

ضرورت ہے

ملٹی سروس میں 1 آفس بوائے کی ضرورت ہے۔ جسے کمپیوٹر چلانا آنا چاہئے۔ مناسب تنخواہ دی جائے گی۔

9503571816

8686737314

ضرورت رشتے حافظ عالم لڑکا

دیوبندی تبلیغی گھرانے سے حافظ عالم لڑکا عمر 30 قد 5 فٹ 7 انچ کے لیے حافظہ عالمہ لڑکی سے رشتے مطلوب ہے، تفصیلات واٹس ایپ کریں فون کی ہرگز زحمت نہ کریں

7842490313

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، آسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق آنجہانی میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل آعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔